بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزنوی جلوے

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی، میرے آقا ﷺ نے عزت بچا لی
یا نبی ﷺ میرے کام آ گئی، تیری نسبت تیری لجپالی

غزنوی جلوے

(نعتیہ مجموعہ)

محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی

زیر اہتمام:

شعبہ نشر و اشاعت صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس

مدینہ نگر پلہیر ایبٹ آباد

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: غزنوی جلوے

مصنف: محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی

پروف ریڈنگ: محمد حامد الازھری

ترتیب و تدوین: محمد عتیق یاسر

زیر اہتمام: صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس

www.sec.edu.pk

کمپوزنگ: احمد رضا سواتی

بارِ اوّل: مئی 2016ء

قیمت:

............رابطہ............

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس، مدینہ نگر پلہیر ایبٹ آباد

دربار نقشبندیہ پٹن خورد ایبٹ آباد

موبائل: 0300-9112950, 03004107096

اِنتساب

اپنی اس کاوش کو والیٔ نیریاں شریف خواجہ خواجگاں، حامی
بیکساں حضور قبلہ عالم

حضرت پیر خواجہ **غلام محی الدین غزنوی** رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور بصد عزت و تکریم پیش کرتا ہوں۔

اللہ عزوجل اس کوشش کو اپنی جناب میں قبول فرمائے۔

(آمین)

خاک پائے سرکار نیرویؒ

محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی

کامل مرشد کی مل جائے نسبت اس طرح تیری جاگے گی قسمت

سالک رہتا ہے رحمت کا سایہ جب سے کامل نسبت پا لی

ترتیب

اِنتساب	۵
مقدمہ	۱۳
تقریظ	۲۳
دربارفیض بار نیریاں شریف	۲۵
قائدتحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ	۳۶
ایک ہمہ جہت شخصیت	۴۲
اعتراف عجز	۴۴
حمد باری تعالیٰ	۴۶
بندیااللہ ہی اللہ بول	۴۹
لاالہ الا اللہ	۵۱
برکات کعبہ شریف	۵۳

اللہ رَبّی	۵۵
نعت پاک (بحضور تاجدار ختم نبوت ﷺ)	۵۷
جشن میلاد النبی ﷺ	۵۹
کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا ﷺ نے عزت بچالی	۶۲
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ	۶۳
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے	۶۵
کیسے شان کمال ہیں تیری زلفوں کے	۶۷
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ	۶۹
آیا نی آیا ویکھو رب دا دلدار آیا	۷۱
ہے نبیوں میں اعلیٰ مقام اللہ اللہ	۷۳
مولا کے سب سے پیارے محمد ﷺ	۷۵
مدتاں بیت گیّاں	۷۷
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں سرکار ﷺ توجہ فرمائیں	۷۸
قرآن کی پکار	۸۰
بارگاہ تاجدار صداقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۸۲
ہدیہ عقیدت بارگاہ امام عالی مقام	۸۴

بارگاہ غوثیت حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۸۶
کیا خوب ہے نظارا	۸۸
بارگاہ قاسم فیضانِ نبوت حضور بابا جی سرکارؒ موہڑہ شریف	۸۹
بارگاہ حضور غوث الامت رحمۃ اللہ علیہ	۹۱
بارگاہ حضرت سلطان نیروی رحمۃ اللہ علیہ	۹۳
پیر زمانے دا	۹۵
نظارا میرے پیر دا	۹۷
دعائیہ منقبت	۹۹
منقبت بارگاہ والیٔ نیریاں شریف	۱۰۲
نیریاں والڑیا	۱۰۴
مرشد مرشد بول اے بندیا	۱۰۶
شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا	۱۰۸
منقبت بارگاہ سلطان نیروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
علاؤالدین ولیوں میں	۱۱۲
میرے مرشد میری سرکار	۱۱۴
جگ تے دُھماں پیاں	۱۱۶

گلاں نیریاں والے پیر دیاں	۱۱۸
عشق کے گلشن کھلائے	۱۲۰
جیوے میرا پیر سوہناں	۱۲۲
مرشد پاک کی آمد کے موقع پر ماھیے	۱۲۳
کیا ہی کرم ہے	۱۲۵
صدیقی فیضان	۱۲۷
نور ٹی وی آ گیا	۱۲۹
مخلص مرید	۱۳۲
سیف الملوک کے انداز میں	۱۳۴
پنجابی منقبت مرشد دے دوارے	۱۳۶
دوہڑے	۱۳۸
شجرہ طیبہ نقشبندیہ صدیقیہ مجددیہ	۱۴۰
صلوٰۃ وسلام مع القیام	۱۴۳
ختم خواجگان	۱۴۹
استغاثہ بارگاہ سرور دو عالم قاسم جنت وکوثر ﷺ	۱۵۱
کلام	۱۵۲

مرشدی آستانہ سلامت رہے	۱۵۴
دعا	۱۵۶
کچھ مصنف کے بارے میں	۱۵۸
صدیقی ایجوکشنل کمپلیکس	۱۶۳
صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کے شعبہ جات	۱۶۳
دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ	۱۶۴
محی الدین صدیقیہ گرلز کالجز	۱۶۴
دارالقرآن (بیت العزت)	۱۶۵
روحانی محافل کا باقاعدہ انعقاد	۱۶۵
صدیقیہ ویلفیئر ٹرسٹ	۱۶۵
اجتماعی قربانیاں	۱۶۶
آئندہ کے منصوبہ جات	۱۶۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰهِ.

مقدمہ

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ○

(پارہ اول سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۸)

ترجمہ: رنگ (تو) اللہ (ہی) کا ہے اور کس کا رنگ خوب صورت ہے اللہ تعالیٰ کے رنگ سے اور ہم تو اسی کے عبادت گزار ہیں۔

یعنی اے مسلمانو! تم کہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کے رنگ میں رنگا ہے اور یہ اتنا خوب صورت وخوشنما ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی اور رنگ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ یہود کی ایک رسم تھی کہ جب وہ کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرتے یا وہ خود داخل ہوتا تو اسے رنگین پانی سے غسل کرواتے اس عقیدے کے تحت کہ وہ ان کے مذہب میں رنگا گیا ہے۔ پھر عیسائیوں نے بھی یہ طریقہ اختیار کرلیا۔ نیز جب ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے بھی زرد رنگ کے پانی سے نہلاتے جسے (اصطباغ یا بپتسمہ کہا جاتا ہے) پھر یہ سمجھتے کہ اس پر یہودیت اور عیسائیت کا رنگ چڑھ گیا ہے۔ اس کے جواب میں اور ان کے عقیدہ کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ یہ ایک بے حقیقت فانی اور خود ساختہ رنگ ہے۔ رنگ چڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھاؤ جو باقی رہنے والا ہے نہ پانی سے دُھلے نہ دھوپ سے اُڑے اور نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ بھلا ناپائیدار رنگ بھی کوئی رنگ ہے جس پر تم فخر کررہے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا رنگ توحید خالص کا رنگ ہے۔جس کو چڑھانے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول حضرت محمد ﷺ ہیں۔آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ میں صبغۃ اللہ (اللہ کا رنگ) من وعن سمایا تھا اس رنگ سے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رنگے گئے۔ روحانیات میں رنگ عشق ومحبت اور معرفت کا نور مراد ہے پھر صحابہ کرامؓ سے تابعینؒ، تبع تابعینؒ پھر بتدریج سلف صالحین، اولیائے کاملینؒ اور بزرگانِ دینؒ کے ذریعے مومنین ومسلمین معرفت کے اس رنگ ونور میں رنگے جاتے رہے اور تا ایں وقت رنگے جارہے ہیں۔ اور تا قیامت رنگے جاتے رہینگے۔

اولیائے کاملینؒ، صوفیائے کرامؒ، مشائخ عظامؒ کی مجالس ومحافل میں طلب وچاہت کی مخلصانہ نیت کے ساتھ اور ادب واحترام سے بیٹھنے والوں پر یہ رنگ چڑھ جاتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ رومیؒ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت بااولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کی صحبت فیض میں ایک گھڑی بیٹھنا سو سال کی بے ریا فرمانبرداری سے بہتر ہے۔ نیز شیخ مصلح الدین المعروف شیخ سعدی شیرازیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''گلستان'' میں صحبت وقربت کے اثرات پر بڑے خوب صورت اور

دلنشین اشعار کہے ہیں فرماتے ہیں۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گِل ناچیز بودم ولیکن مدتے با گُل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ: ایک دن حمام میں مجھے میرے ایک چاہنے والے کے ہاتھ سے خوشبو دار مٹی ملی۔ میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عبیر (کستوری) تیری بھینی بھینی خوشبو نے مجھے مسرور ومخمور کردیا ہے اس نے جواب دیا، میں تو ناچیز مٹی تھی لیکن مدت تک پھول کی صحبت وسنگت میں رہی ہوں۔ میرے ہمنشیں کے جمال نے مجھے متاثر کردیا ہے اور اسی کی تاثیر سے مجھ میں یہ مست کرنے والی خوشبو پیدا ہوچکی ہے۔ میرا تو اس میں کوئی کمال نہیں یہ تو اسی پھول کی صحبت وقربت کی تاثیر ہے جو مجھے میسر آئی ہے اور میں مجسم خوشبو بن چکی ہوں۔

علمائے حق کی درسگاہیں اور صوفیائے کرام کی خانقاہیں رنگ ونور کی کانیں ہیں۔ درس گاہوں سے طلباء فارغ التحصیل ہوکر مستند بنتے ہیں۔ پھر جب ان کا تعلق وربط خانقاہوں سے استوار ہوتا ہے اور وہ کسی مردحق آگاہ صوفی باصفا کے ہاتھ پر بیع کرلیتے ہیں تو وہ معتبر بن جاتے ہیں یعنی درسگاہیں مستند بناتی ہیں اور خانقاہیں معتبر بناتی ہیں جو علمائے دین مستند ہونے کے ساتھ معتبر بھی ہوں تو انکی تعلیم وتدریس وعظ وتذکیر اور امامت وخطابت با اثر اور بارآور ثابت ہوتی ہے وہ محبتوں کے دیپ

جلاتے ہیں اور نفرتوں کے چراغ بجھاتے ہیں۔ الحاصل ''ہر کسے کہ در کانِ رنگ ونور رفت رنگین ومنور شوذ''

علم وعرفان کی خیرات تقسیم کرنے والے ان روحانی مراکز میں سے ایک منفرد، امتیازی، قدیم وجدید طرز واسلوب پر محیط، مروّجہ عصری و دینی علوم کا سرچشمہ، شریعت، طریقت اور تصوف کا دانش کدہ سیرت وکردار کی تربیت گاہ خانقاہ عالیہ نیریاں شریف (آزاد کشمیر) ہے جہاں محی الدین اسلامی یونیورسٹی بھی قائم ہے۔ اس دربار وخانقاہ عالیہ کے زیب سجادہ اور محی الدین اسلامک یونیورسٹی کے چانسلر پیر طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی ہیں جنکی تربیت اور صحبت ِ فیض سے ہزاروں متلاشیانِ علم وعرفان پر شریعت، طریقت وتصوف کا رنگ چڑھ رہا ہے۔ نیز پیر صاحب موصوف کی زیر سرپرستی اندرونِ ملک وبیرون ملک متعدد تعلیمی، تربیتی وفنی ادارے چل رہے ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں طلباء وطالبات علوم وفنون کے حصول میں مصروف ہیں۔ مزید برآں النّور ٹی وی چینل کے ذریعے لاکھوں ناظرین وسامعین پیر صاحب موصوف کے مواعظ حسنہ بالخصوص دروس مثنوی (مولانا رومؒ) سے استفادہ کرتے ہیں۔

دربار وخانقاہ عالیہ نیریاں شریف سے وابستہ ہر کوئی ''بقدر ہمت اوست''فیض پا رہا ہے، بالخصوص علمائے کرام درس وتدریس، تعلیم وتعلّم، امامت وخطابت کے فرائض کے ساتھ ساتھ سلوک وتصوف میں بھی ارادت مندوں کی تربیت کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے سلوک کی منازل طے کرنے والے سینکڑوں خوش نصیب شخصیات کو قبلہ پیر صاحب موصوف نے دستارِ خلافت سے بھی نوازا ہے۔

دربار و خانقاہ عالیہ نیریاں شریف کے زیب سجادہ حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم القدسیہ کی صحبت وقربت میں تربیت پانے اور اکتساب فیض سے بہرہ مند ہونے والی بعض شخصیات تصنیف وتالیف کے شعبہ میں بھی لائق تحسین خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان میں سے پہلے راقم خلیفہ مجاز دربار عالیہ نیریاں شریف پیر عبد اللطیف خان نقشبندی ڈائریکٹر (ر) محکمہ موسمیات لاہور کی تصنیفات وتالیفات سے متعارف تھا جنکی درجنوں کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر مقبول عام ہوچکی ہیں۔ ان کی بعض کتب کی تقریظ محترم المقام پیر صاحب موصوف الصدر نے تحریر فرمائی ہے۔ ان کی چند کتب راقم کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اسی تسلسل میں راقم کو آستانہ عالیہ نیریاں شریف سے فیض یافتہ اور خلافت یافتہ شخصیت مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی صاحب کا تعارف ہوا ہے جو درس وتدریس، تعلیم وتعلّم اور خطابت کے ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی اپنی قابلیت وصلاحیت کے جوہر دکھا رہے ہیں ان کی کئی کتب مثلاً ''غزنوی جلوے''۔ ''ذکر''۔ ''عید میلاد النبی ﷺ کی بہاریں''۔ ''امرِ ربی'' اور ''آوازِ ایمان'' دوبارہ اور سہ بارہ اشاعتوں سے مزیّن ہوکر شہرت پا چکی ہیں۔ مولانا موصوف نے حسنِ ظن رکھتے ہوئے اپنی نئی کتاب ''غزنوی جلوے'' کا مسودہ بغرض مقدّمہ راقم کے پاس بھیجا ہے۔ مولانا موصوف کی متذکرہ بالا تالیفات نثری عبارات میں ہیں۔ اور ہر کتاب اپنے عنوان اور موضوع پر محیط ہے۔ اسی لیے ان کے دوبارہ اور سہ بارہ ایڈیشن شائع ہورہے ہیں۔ موجودہ کتاب منظوم کلام میں ہے اور شعری تخلیق ہے نثر کی نسبت نظم میں اپنے خیالات کا اظہار اور مختلف عنوانات پر اپنے جذبات و احساسات اور اپنے حاصل

مطالعہ کو بیان کرنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔

ماشاء اللہ مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی صاحب کا یہ شعری مجموعہ بھی قابل ستائش اور لائق تحسین ہے راقم کو اس منظوم کلام میں ''آورد'' کے ساتھ ''آمد'' بھی دکھائی دی ہے جو موصوف (مصنف کتاب) کے پیر ومرشد کی روحانی توجہ کا مظہر ہے۔ مصنف موصوف نے اپنی شعری تخلیق کا انتساب اپنے پیر ومرشد حضرت والاشان پیر علاؤالدین صدیقی صاحب کے نام کیا ہے جو انکی اپنے محسن ومربی مرشد کے ساتھ والہانہ عقیدت کا اظہار ہے۔

انتساب کے بعد مصنف کتاب نے ''دربار فیض بار'' کے عنوان سے دربار وخانقاہ عالیہ نیریاں شریف کی علمی مذہبی، دینی، اصلاحی، سماجی اور روحانی خدمات کے ساتھ اپنے مرشد خانہ کی خیرات اور فیوض وبرکات کو نثری عبارت میں تحریر کیا ہے جو ادب واحترام اور محبت وعقیدت کا مرقّع ہے۔ اس کے بعد منظوم کلام کی ابتداء حمد باری تعالیٰ اور نعت مصطفیٰ ﷺ سے کی گئی ہے محبتوں اور عقیدتوں کے گہائے رنگارنگ خوب صورت قافیوں اور ردیف میں پیش کیے گئے ہیں۔ حمد ونعت کے بعد خلیفۃ المسلمین خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور منقبت کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ بعد ازیں حضرت خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ پیر طریقت غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نیریاں شریف کے حضور عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔ اس کے بعد فہرست میں دیئے گئے عنوانات پر اشعار کی صورت میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ دوہڑے اور

ماہیے بھی ترتیب دیتے ہیں جو ترنم اور سُر سے پڑھے جاتے ہیں۔

مولانا موصوف نے اپنے شعری مجموعے میں اردو کے علاوہ ہندکو پہاڑی پنجابی زبان میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ راقم مولانا موصوف کے منظوم کلام سے کچھ نمونے قارئین کی نذر کررہا ہے۔

(۱) حمد باری تعالیٰ:

سب دا معبود اک اللہ ہے　　اوہ واحد اک ہی اکلّا ہے
جہدی ہر سو تجلّی ہے　　پڑھو لا الہ الا اللہ

(۲) نعت شریف:

میری عزت تیرے ناں دے سہارے یارسول اللہ
ہوندے نے تیرے ناں تے گزارے یارسول اللہ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

(۳) ٹوٹے دلوں کے سہارے محمد　　ہیں قاسم جنت ہمارے محمد
دل وجاں تجھ پہ وارے محمد　　لگاتے ہیں نعرے یہ ایمان والے
محمد ہمارے بڑی شان والے

(۴) منقبت دربارگاہ غوث الاعظمؒ:

شاہ جیلاں تیرے رُخ کی قسم تیرے ذکر سے جی بہلاتے ہیں
سب غوث ابدال ولی تیرے نام کا نعرہ لگاتے ہیں

آقا نبیوں میں رسول اعظم، آپ ولیوں میں غوث اعظم
بے مثل ہیں دونوں رب کی قسم، سارے ولی یہی بتلاتے ہیں

(۵) اپنے مرشد سے عقیدت:

مرشد دے دوارے اسیں آوندے رہوں گے
سُتے ہوئے لیکھاں نوں جگاوندے رہواں گے
عشق دیاں خیراں آکے پاوندے رہواں گے
سوہنڑے دیاں شاناں سناوندے رہواں گے

(٦) ماہیا: آسمانی مینہ رویا

مرشددی نظر جس تے سوں رب دی اوہی تریا
سوہنڑا مکھڑا نورانی اے
یاں والے دی ساری دنیا دیوانی اے

مصنف موصوف نے منظوم کلام کے آخر شجرہ طیبہ نقشبندیہ صدیقیہ مجددیہ اشعار میں لکھا ہے۔ صلوۃ وسلام مع القیام کے عنوان سے اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے کلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پر تضمین بڑی تفصیل سے پیش کی ہے۔ ختم خوجگان کے عنوان سے کلمات ختمات مع تعداد لکھے ہیں۔ اہل سلوک اور دیگر قارئین کے لیے بھی ان کا ورد مفید ہے۔ دعا کے عنواں سے بارگاہ رب العزت میں عجز وانکساری سے اردو میں دعائیہ جملے ادا کیے ہیں۔ اور آخر پر ''ایک ہمہ جہت شخصیت'' کے عنوان سے دربار وخانقاہ عالیہ نیریاں شریف کے زیب

سجادہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی کی ذات وصفات، سیرت وکردار، اخلاق وعادات کا بڑا خوب صورت تذکرہ کیا گیا ہے نیز پیر صاحب والا شان کے کارہائے نمایاں بالخصوص صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کا تعارف اورمنصوبہ جات کو بڑی تفصیل اور نفاست سے بیان کیا گیا ہے۔

قارئین کتاب کے لیے مصنف کتاب کا تعارف اور پس منظر جاننا ضروری تھا، چنانچہ اس ضرورت کو محترم محمد عتیق یاسر کو آرڈینیٹر صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس نے پورا کردیا ہے۔ اور مصنف کتاب مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی صاحب کا خاندانی پس منظر، والد گرامی حضرت مولانا الحاج پیر عبد الغفور نقشبندی (المعروف استاد جی) رحمۃ اللہ علیہ کا تبحر علمی اور حسین کردار، نوازسالک صدیقی صاحب کی پیدائش، بچپن، تربیت وپرورش، تعلیم وتعلّم، اہلسنت کی معروف درسگاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا) نے حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے سائیہ عاطفت میں اکتساب علم، مایہ ناز علمی وروحانی شخصیت حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب سے روحانی نسبت اور تا حال جملہ تدریجی مراحل کو بڑے جامع اور خوب صورت انداز میں بیان کردیا ہے اور اس حوالے سے قارئین کے لیے کوئی تشنگی نہیں چھوڑی۔

راقم نے مصنف موصوف کے اس شعری مجموعہ کو لفظاً لفظاً تو نہیں پڑھا وقت کے دامن میں اتنی گنجائش نہ تھی چیدہ اور چنیدہ عنوانات کے کلام واشعار کو دیکھا ہے جیسا پایا ہے ویسا لکھ دیا ہے۔ نقد وجرح کی طرف راقم نہیں گیا۔ مجھے امید ہے قارئین اس کتاب سے محظوظ ہونگے اور بالخصوص دربارعالیہ نیریاں شریف میں عرس

ہائے مبارک ودیگر تقاریب ومحافل میں جب اس کتاب سے منتخب منظوم کلام پڑھا جائے گا تو سامعین مصنف کتاب مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی صاحب کو داد بھی دینگے۔ اور دعا بھی دینگے نیز انہیں اپنے مرشد خانہ کی مزید توجہات بھی حاصل ہونگی۔

دعا گو خادم شرع مصطفوی

سید محمد اسحاق نقوی (نقشبندی قادری چشتی)

(ایم اے، بی ایڈ، فاضل اردو، فاضل عربی، فاضل الشہادۃ العالمیہ تنظیم المدارس اہلسنت لاہورو ڈپلومہ جرنلزم)

خطیب مرکزی جامع مسجد اہلسنت گوجر بانڈی، مہتمم وبانی مدرسہ سیدنا ابوتراب تعلیم القرآن برائے طلبہ

ومدرسۃ البنات بستان بتول تعلیم القرآن گوجر بانڈی تحصیل وضلع ہٹیاں بالا آزاد کشمیر۔ رکن مرکزی شوریٰ

جماعت اہلسنت پاکستان، چیف ایڈیٹر ہفت روزہ ''قلم'' وکالم نگار ریاستی اخبارات۔

0346-8677986

تقریظ

صاحبزادہ والاتبار رونق بزم صدیقیت علامہ پیر ظہیر الدین صدیقی مدظلہ العالی

دربار عالیہ نیریاں شریف حال انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحب صدق وصفا اور اہل دل ہمیشہ سے ہی اپنے محبوب کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں ۔جنکی پاکیزہ سوچ اور بلند فکر کی پرواز جہاں تک ممکن ہوتی ہے انھوں نے اسی تعلق ونسبت سے اپنے مرکز قلب ونظر کی تعریف وتوصیف کا ہتمام کیا اور کرتے رہیں گے ۔

اس سلسلے میں شعراء مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کرتے ہیں اپنے عشق ومحبت کے اظہار کے لئے کئی پیرایہء بیان اپناتے ہیں۔نظم ،غزل ،قصیدہ اور منقبت غرضیکہ ہر ایک میں اور ہر زبان میں توصیف بیان کر کے قرطاس وقلم کو زینت دیتے ہیں ۔

جذب ومستی سے لبریز ''غزنوی جلوے'' کے مؤلف علامہ محمد نواز صدیقی صاحب زید مجدہ وعلمہ ، نے اپنے جذبات ایمانی وقلبی اور کیفیات روحانی کو الفاظ کا لبادہ اوڑھا کر اہل طریقت کے سامنے پیش کیا ہے۔

منظوم کلام کو دیکھتے ہی ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ہر لفظ سے محبت ہر نقطہ سے عقیدت ہر مصرع وشعر سے شیرینی کے موتی چھلک رہے ہیں۔ اور علامہ صاحب کا ذوق عقیدت محبت مرشد کی آئینہ دار ہے ۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرمائے اور ان کے علم سے مخلوق کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ایں دعا از من وجملہ جہاں آمین باد

دربار فیض بار نیریاں شریف

اللہ ﷻ کا اپنی مخلوق پہ فضل وکرم فرماتے ہوئے ازل سے یہ طریق رہا ہے کہ کفر وشرک اورفسق وفجور میں بھٹکی ہوئی انسانیت کی ہدایت اور راہ مستقیم پہ گامزن کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ انبیاء ورسل کو مبعوث فرما کر ان کی ہدایت اور اپنی معرفت کا اہتمام فرماتا رہا اور جب آسمان رشدوہدایت پر تاجدار ختم نبوت رحمۃ للعالمین ﷺ کا آفتاب نبوت تمام تر زیبائی و رعنائی کے ساتھ طلوع کیا تو ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند کردیا۔ لیکن خالق کائنات نے اپنے محبوب، صاحب قرآن ﷺ کو لازوال اختیارات، بے مثال کمالات اور شان حیات و دیعت کرکے اپنی کمال قدرت سے اسلامی شریعت، قرآنی ہدایت اور فیضان نبوت کو قیامت تک کے لئے دوام بخشا۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کو درست کرنے دین متین کی ترویج واشاعت، فاسق وفاجر اور بےعمل مسلمانوں کی روحانی تربیت کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک ایسے نفوس قدسیہ کی جماعت موجود رہتی ہے جنہیں وارثان علوم شریعت وطریقت اور نائبین رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ان کا ظاہر وباطن فیضان نبوت کے انوار سے روشن رہتا ہے۔ قرآن مجید میں اولیاء اللہ کے ٹائٹل سے اسی گروہ مقدس کی عظمت وصفات کا تذکرہ موجود ہے بلکہ فتنہ پرستی اور فرقہ واریت کے اس دور میں کسی مسلک وجماعت میں اولیاء اللہ کی موجودگی اس کی سچائی اور حقانیت کی دلیل ہے۔ یہی تو وہ افراد ہیں جن کے دم قدم سے چمن اسلام میں رونق رہتی ہے۔ کیونکہ یہی تو وہ پاکان امت ہیں جو اپنے خالق

ومالک کی رضا وخوشنودی کے لئے اپنے آقا ومولیٰ نبی کریم ﷺ کی محبت میں اپنی ذاتی خواہشات وترجیحات قربان کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق کی راہ میں کٹھن مشکلات اور ناسازگار حالات کی دشواریوں کو برداشت کرتے ہوئے دین متین کی تبلیغ وتعلیم، عقائد کی پختگی اور اخلاق وکردار کی درستگی کے لئے وقت کی ضرورت کے مطابق اہتمام کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے گلشن اسلام کی روحانی دنیا خزاں سے محفوظ رہتی ہے۔

برادران اسلام !

کتاب وسنت جن امور وعادات کو انسانیت کا کمال قرار دیتے ہیں وہ کمالات ان صوفیاء کرام کی زندگیوں میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہمہ وقت حب الٰہی اورعشق نبی ﷺ کے جلووں میں شرابور ہوتے ہیں۔ ان کے ظاہر وباطن نورعلی نور ہوتے ہیں اس لئے ان کا دیدار یاد خدا اور ان کی ادائیں یاد مصطفیٰ ﷺ کا سبب بن جاتی ہیں۔ بارگاہ خداوندی سے بوسیلہ نبی اکرم ﷺ ان پر انعام واکرام کا سلسلہ جاری رہتاہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں، تقدیریں بدلتی ہیں، مشکلیں ٹلتی ہیں، نیکوکاروں کے درجے بلند ہوتے ہیں اور انہی کے ذریعے عصیاں شعار فسق وفجور کے اندھیروں سے نکل کر عبادت و اطاعت کے اجالے میں آتے ہیں، مخلوق کے محبوب بن جاتے ہیں۔ اور دنیائے قلوب پر ان کی حکومت جاری وساری رہتی ہے۔

نہ ادائے عاشقانہ، نہ نوائے دلبرانہ
جو دلوں کو فتح کرلے وہ فاتح زمانہ

گروہ صوفیاء کے رجل عظیم گلستان ولایت کے مہکتے پھول، فیضان نبوت

سے مستنیر قافلہ نور کے درخشندہ ستارے حضور قبلہ عالم غوث الامت خواجہ خواجگان خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان اولوالعزم ہستیوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے عافیت کدوں کا اک جہاں آباد کیا اور بعد از وصال بھی ان کا آستانہ عالیہ نیریاں شریف مرجع خلائق ہونے کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام کے لئے عظیم روحانی اور علمی مرکز کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔ حضور خواجہ غلام محی الدین غزنوی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1322 ہجری بمطابق 1902ء میں افغانستان کے مشہور عالم خطہ غزنی کے مضافات مہلن میں ہوئی۔

دنیائے ولایت میں آپ وہ ازلی خوش نصیب ہیں جنہیں خالق کائنات نے اپنی دوستی کے لئے پسند فرمالیا تھا۔ دوران طالب علمی ایک مرد قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے غور سے دیکھ کر فرمایا تھا بیٹا تمہاری پیشانی پر غوثیت کی تحریر ثبت ہے تم اپنے وقت میں غوث کے منصب پر ہوگے۔ لیکن تمہارے فیضان کا سرچشمہ اس ملک میں نہیں ہے بلکہ یہاں سے دور ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہے۔

خدا کے بندوں سے پیار کرنے والو!

دنیائے روحانیت کے باسیوں کا اپنا روحانی نیٹ ورک ہوتا ہے قدرت انہیں نور بصیرت کی وہ کرشماتی طاقت ودیعت کردیتی ہے جس سے یہ ظاہر و باطن کا تعارف کون کہاں کیسے اور کب نوازا جائے گا۔ دیکھ لیتے ہیں اور اپنی جماعت کے فرد کو بڑی دور سے پہچان لیتے ہیں۔ پس گردش لیل ونہار سالوں میں زمینی فاصلہ میلوں میں پھیلا ہوا تھا لیکن روحانیت کے ہاں یہ فاصلہ کوئی فاصلہ نہیں ہوتا۔ بہر حال بظاہر دوری بھی دور ہوئی افغانستان غزنی سے پنجاب مری کا سفر اپنے دامن میں

سفر کی صعوبت ذوق عبادت اور کامیاب تجارت کے علاوہ بے شمار احوال زندگی سموئے ہوئے ہے۔ ذرا مزید ان خدارسیدہ سالکان راہ عشق ومحبت کے روحانی رشتہ وتعلق کا آغاز کیسے ہوا وہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔ موہڑہ شریف جانے والے شخص کو کچھ روپے دیئے جاتے ہیں اور فرمایا جاتا ہے کہ میری طرف سے حضرت بابا جی صاحب کی خدمت میں یہ حقیر نذرانہ عقیدت پیش کر کے عرض کرنا کہ غزنی کا ایک مسافر آپ کی خدمت میں عاجزانہ سلام عرض کرتا ہے اس شخص کے عظیم درگاہ موہڑہ شریف پہنچنے پر حضور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ خود ہی اس سے غزنی کے مسافر کا نذرانہ طلب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیٹا واپس جاکر اسے کہنا مجھے تیرے نذرانے کی ضرورت نہیں بلکہ تیرے آنے کی ضرورت ہے۔ واہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تیری عظمتوں پہ نثار ادھر مرد قلندرؒ بھیج رہا ہے ادھر مرشد کامل منتظر ہیں۔ پیغام عشق ومحبت ملتے ہی دل میں لقائے یار کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگی۔ دل بے تاب کو قرار دینے کے اہتمام ہونے لگے تو وہ سہانہ وقت آن پہنچا غزنی کے مسافر مراد کی حیثیت سے مرید ہونے دربار گوہر بار موہڑہ شریف میں حاضر ہوئے تو عاشق صادق حضور خواجہ محمد قاسم صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نورانی شکل وصورت سراپا قدس حلیہ خدا داد روحانی اور جسمانی وجاہت کی زیارت کرتے ہی اپنا آپ فدا کرنے کا فیصلہ کرلیا ادھر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیکھتے ہی فرمایا کہ مجھے آپ کا مدت سے انتظار تھا پھر دست مبارک پر بیعت فرماکر ہمیشہ کے لئے دامن روحانیت میں بسا لیا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا کہ تجارتی حالات بگڑنا شروع ہوگئے اور دوسری طرف مرشد گرامی کی روحانی توجہ سے روحانی درجات بڑھنا شروع ہوگئے اب کی بار دربار عالیہ میں حاضری کے موقع پر باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بظاہر جو دوریاں ہیں انھیں بھی ختم

کرتے ہوئے ہونے والی عنایات کا تذکرہ یوں فرمایا، جاؤ بیٹا لنگر کی خدمت کرو اب آپ نے ایسی تجارت کرنی ہے کہ آپ کی دکان سے مشرق ومغرب شمال اور جنوب کی مخلوق سودا خریدے گی۔ قاسم فیضان نبوت رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کرم فرمایا فکر نہ کرو میں نے تمہارے لئے جو عظیم خزانہ محفوظ کر رکھا ہے اس کی قدرو قیمت کو صرف میرا اللہ ہی جانتا ہے یا پھر میں جانتا ہوں۔ ارشادات عالیہ سے دل کی دنیا میں یوں انقلاب وارد ہوا کہ نہایت ہی سکون و دل جمعی اور کائنات کی مادی چاہتوں سے بے نیاز ہوکر پورے انہماک سے مرشد لجپال کے آستانے پر خدمت خلق میں مصروف ہوگئے۔ تقویٰ وطہارت اخلاص وادب، محنت وریاضت غرض یہ کہ طالبان حقیقت کی ساری خوبیوں کے ساتھ 12 سال سے زائد عرصہ وہاں بسر کردیا۔ جب باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کیمیا اثر نے ہر اعتبار سے درجہ کمال کا اہل پایا تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا فرمائی اورحکم صادر کیا کہ ریاست کشمیر کے مشہور مقام تراڑکھل وادی پونچھ میں قیام کر کے مخلوق خدا کی ظاہری وباطنی اور روحانی تربیت کریں اور دور دراز علاقوں کے دورے کر کے لوگوں کوظلم و جہالت اور کفروشرک کے اندھیروں سے باہر نکالیں۔

نیریاں شریف

آج سے تقریباً 90 سال پہلے جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے نیریاں شریف میں قدم رکھا تو یہاں ویرانہ ہی ویرانہ تھا دور تک آبادی کا کوئی نشان نہ تھا گھنے جنگلات خاردار جھاڑیوں اور تاریکی کی وجہ سے یہ مقام جنگلی درندوں کی آماجگاہ تھا سڑکیں تو سڑکیں عام راستے بھی نہ ہونے کے برابر تھے خورد ونوش اور نہ ہی انسانی آرام کا کوئی انتظام تھا، اعلیٰ حضرت پیر محمد زاہد خان رحمۃ اللہ علیہ حکم کے مطابق

وہاں سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑا بنواتے ہیں اس سادہ سی قیام گاہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بٹھاتے ہیں اور اس کے سامنے سفید جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ در حقیقت حضرت بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سنت ابراھیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنے روحانی فرزند کو اس وادی میں بظاہر بے سروسامان اور بباطن سب جہاں عطا کر کے آباد کیا۔ یہ بات تو زمینی حقائق میں سے بھی ہے اہل اللہ کی بسائی ہوئی بستی بسی رہتی ہے۔ کیا خیال ہے جن کے پیچھے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی کی دعا بلند ہو رہی ہو وہ کیسے پستی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نیریاں شریف حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوضات و برکات کا مرکز بن گیا۔ بھیانک جنگل بقعہ نور ہو گیا۔ جہاں درختوں کے جھنڈ ہی جھنڈ تھے وہاں اب جام معرفت پینے والے لاتعداد انسان اور طالبان علم و حکمت کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں وحشت ودہشت کی وجہ سے ایک سناٹا اور ہو کا عالم تھا وہاں ہر سو محبت، ریاضت، مروت اور اللہ ہو کے نعرے سنائی دیتے ہیں جہاں جنگلی درندے منہ پھاڑے دندناتے پھرتے تھے وہاں بھولے بھٹکے اور درندہ صفت انسان روحانی تربیت سے خلق، محبت اور ادب جیسی صفات سے متصف ہو کر دامن رسول ﷺ سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ جہاں گھٹا ٹوپ اندھیروں کی بستی تھی وہاں غوث الامت کی عظیم ہستی کی برکت سے دینی و دنیاوی علم کی شمعیں اور نور و عرفان کی قندیلیں روشن ہیں۔

نیریاں کا ذرہ ذرہ نور سے بھر پور ہے
آستاں خلد بریں ہے پیر محی الدین ؒ کا

نیریاں شریف قیام پذیر ہوتے ہی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی

بجا آوری کرتے ہوئے مخلوق خدا کی دینی وروحانی رہنمائی کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا۔ اور کشمیر و پاکستان کے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں احیائے دین کے عظیم مشن کے لئے سفر شروع فرمائے، شب وروز وعظ ونصیحت اور ذکر الٰہی میں بسر ہونے لگے حضور خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود مسعود میں قدرت نے باطنی کمال کی طرح ظاہری حسن وجمال میں بھی بڑی فیاضی دکھائی تھی۔ آپ کا رخ انور ہی آپ کے مقام ومرتبہ کا پتہ دے دیتا تھا جہاں ٹھہرتے جہاں سے گزرتے وہاں وہاں اپنی محبت وعقیدت کا اک جہاں آباد کرتے جاتے آپ کا قافلہ نور وسرور جس جس علاقے سے گزرتا کلمہ طیبہ کی کیف آور گونج نقارہ خداوندی کا کام دیتی، لوگ گھروں سے جھانکتے مکانوں کی چھتوں سے نظارہ کرتے اور تھوڑی ہی دیر میں پورے علاقے میں آمد کی خبر پھیل جاتی لوگ دیوانہ وار خدمت میں حاضر ہونے لگتے۔ جو بھی اس پیکر انوار قافلہ سالار رحمۃ اللہ علیہ کی پر بہار صورت کا دیدار کرتا اور خلق رسول ﷺ سے سرشار گفتار بھی سن لیتا تو اپنا آپ خود ہی محبت ونسبت کی زنجیر میں گرفتار کرلیتا۔ تبلیغی دوروں کے ان نورانی و روحانی سفر کے دوران ہزارہا فاسق وفاجر بے عمل اور بدعقیدہ تائب ہوتے، کہیں وعظ ونصیحت کی مٹھاس ہدایت کا موجب بن رہی ہے اور سینکڑوں گمراہ راہ مستقیم پہ گامزن ہوتے اور کبھی کبھی باطنی تصرف اور کشف وکرامت کا اظہار کرکے ہزاروں روحانی وجسمانی بیمار لوگوں کی شفایابی کا انتظام کر دیتے۔ اور بے شمار ہندو اور سکھ نغمہ توحید بلند کر کے محبت کے اس سفر میں شامل ہوجاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہر ہر ادا اور ہر ہر سانس سے تبلیغ دین کا کام کیا۔ اسی طرح لاتعداد وہ خوش نصیب لوگ بھی ہیں جنہیں معرفت الٰہیہ کے جام نوش کروائے۔ اور فیضان طریقت سے مستفیض کر کے مخلوق خدا اور امت

مصطفیٰ ﷺ کے لئے رہبری اور پیشوائی کے منصب پر فائز کیا۔

برداران اسلام! حضور قبلہ عالم غوث الامت غواص بحر معرفت حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ قلب کی تطہیر اخلاق وکردار کی تعمیر کا اہم فریضہ ایسے مؤثر اور دلنشین انداز میں انجام دیا ہے کہ اسم با مسمی ہوگئے۔ کہ خود غلام محی الدین ہوتے ہوئے محی الدین ہوگئے۔

آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دلنشین ہے پیر محی الدینؒ کا
قطب عالم، شیخ کامل، نائب غوث الوریٰ
چرچا یوں روئے زمیں ہے پیر محی الدینؒ کا

رب الاولیاء کا فیصلہ ہی برحق ہے ہجر وفراق کی گھڑیاں اختتام پذیر ہوئیں حضور قبلہ عالم خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ 28 ربیع الاول 1395 ہجری بروز جمعۃ المبارک بمطابق 11 اپریل 1975ء 2 بجکر 35 منٹ پر فرشتوں کی بارات میں اپنے محبوب حقیقی کے رخ تاباں کی بے حجاب زیارت کے لئے پس حجاب میں وصال یار کے لئے پردہ وصال میں تشریف لے گئے۔

مہتاب چھپ گیا پر اس کی ضیاء باقی ہے
اس بزم عشاق کا اب بھی وہی ساقی ہے۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف

حضور شیخ العالم مظہر فیضان قاسم اعلی حضرت محسن ملک وملت علامہ پیر محمد

علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ جنہیں حضور قبلہ عالمؒ نے اپنی خصوصی روحانی تربیت کے سائے میں پروان چڑھایا ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم میں بھی کمال تک پہنچایا خالق کائنات نے یوں کرم کمایا۔ کہ حضرت صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے جمال وکمال ہی کا مظہر اتم بنا دیا۔ آپ طریقت کے مقتداء اور حقیقت کے راہنما کی حیثیت سے خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دعوت ومشن کے پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔

ایک طرف تو آپ میخانہ عشق ومحبت سے ساقی کی حیثیت سے جام طریقت وشریعت پلا رہے ہیں اور دوسری جانب امت مسلمہ کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنے کے لئے عملی اقدامات میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔ آپ کے نزدیک امت مسلمہ کو زوال سے نکال کر عروج وکمال کی شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے نوجوان نسل کے لئے علم ودانش کی ایسی حسین درسگاہیں جہاں مادی علوم اور روحانی علوم کی تدریس کا متوازن انتظام ہو ضروری ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے والی نسل تیار ہو۔ جن کا ظاہر وباطن تقویٰ، محبت رسول ﷺ اور نور معرفت سے آراستہ وپیراستہ ہو۔ تاکہ اس قافلے کا فرد جس شعبہ زندگی میں بھی جائے دین نبی ﷺ کی شان بلند کرتا جائے۔

آپ صرف تھیوری پیش کرنے اور زبانی جمع خرچ کے بالکل ہی قائل نہیں ہیں۔ احیائے دین کے کسی منصوبے کے عملی اقدام کے بارے دماغ ولایت سے سوچ کر جو فیصلہ فرماتے ہیں ساتھ ہی اس کی تعمیر وتکمیل کے لئے جو لائحہ عمل ہوتا ہے اس پر عمل درآمد شروع ہوجاتا ہے۔ آپ کا پاکیزہ کردار اور زمینی حقائق اس کے گواہ ہیں۔

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میرِ کارواں کے لئے

نگاہ کی بلندی سخن کی دلنوازی اور جاں کا درد وسوز، زہد وورع، عزم وحوصلہ، عشق رسول ﷺ، علم دوستی، انکساری اور ملنساری غرضیکہ ایک مرد میداں کے لئے جن جن صفات عالی شان کا ہونا ضروری ہوتا ہے وہ پوری آب وتاب سے آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

آپ ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ عالمانہ وقار، صوفیانہ افکار کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی خدمت میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کو بنیاد بنا کر بے شمار سماجی کارنامے انجام دے چکے ہیں۔ آپ کے وجود سراپا نور سے مصائب وآلام کے مارے ہوؤں کو سکون ملتا ہے۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ مستجاب الدعوات ہیں۔ ہمیشہ آپ کے پاس مخلوق خدا کا ہجوم رہتا ہے۔ جہاں تشریف رکھتے ہوں وہ مقام ہی آستانہ بن جاتا ہے۔ علمی کمالات کی طرح آپ کے کشف وکرامات کے واقعات بھی زبان زد عام ہیں۔

حضور خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم مسند کے وارث کی حیثیت سے ان کی دعوت ومشن کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اب تو یہ دعوت ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ماشاء اللہ مشرق ومغرب سے متعلقین وغیر متعلقین لاکھوں مسلمان آپ کی روحانی توجہ، پاکیزہ کردار اور جہدِ مسلسل سے علم وعمل کی سرحدوں پر پہرہ دینے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔

آپ عقیدت مند علماء اور خلفاء ومریدین کی معیت میں احیائے دین کے

لئے ایسے قابل رشک کارنامے انجام دے رہے ہیں کہ یگانے اور بیگانے عش عش کر رہے ہیں۔

حاسدین ومعاندین کی سازش کے باوجود قافلہ اپنے سالار نباض ملت کی قیادت وسیادت میں سوئے منزل رواں دواں ہے۔

☆ نیریاں شریف پہاڑ کی چوٹی پر فلک بوس محی الدین اسلامی یونیورسٹی کی عمارات

☆ محی الدین اسلامی میڈیکل کالج میر پور کی تعمیر کی تکمیل کے بعد ایک ہزار بیڈز پر مشتمل ہسپتال کی تعمیر کی تیاریاں۔

☆ مفلوک الحال مخلوق کی دادرسی کے لئے محی الدین ٹرسٹ U.K کا قیام، ہزاروں متاثرین زلزلہ بچوں کی کفالت کا پروگرام۔

☆ پوری دنیا میں گھر گھر قرآن وسنت، اسلامی افکار ونظریات پہنچانے اور میڈیا کے ذریعے پھیلائے جانے والے بدعقیدگی کے سارے اندھیروں کو صحیح عقائد کی روشنی سے دور کرنے کے لئے نور ٹی وی کا اجراء، محی الدین گرلز کالج برمنگھم۔

☆ انٹرنیشنل محی الدین گرلز کالج (برلے) U.K کا قیام محی الدین سنٹر ایڈنبرا

☆ محی الدین صدیقیہ ماسک، اولڈہم

☆ دینی اداروں کی سرپرستی، پوری دنیا میں خانقاہی نظام کا نیٹ ورک آپ کی رفعت وعظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ

دین اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی مقبولیت سے پریشان مغرب سے تعلق رکھنے والے بعض شیطان مسلسل تاجدار کائنات، محسن انسانیت ﷺ کے بارے منفی پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں تاکہ سیاسی مغلوبیت سے فائدہ اٹھا کر روحانی اسلام کے غلبہ، فتوحات کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں الحمد للہ ایسا ممکن تھا، ہے اور نہ رہے گا یہ حقیقت ہے کہ اسلام زمانے میں مٹنے کو نہیں آیا۔

گستاخانہ فلم Innocence of Muslims میں بھی ایسی باتیں اس عظیم ترین ہستی سے دنیا کے کمینہ ترین لوگوں نے منسوب کیں ہیں جن سے وہ ذات والا صفات بہر حال معصوم ومحفوظ تھی اہل ایمان یہ پختہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام دشمن جتنی بھی سازشیں کریں وہ محبوب رب کریم ﷺ کی شان کم نہیں کرسکتے کیونکہ آپ ہی رفعت شانِ لَکَ ذِکْرَکَ کا تاج پہنے ختم نبوت کے عالی شان تخت پر جلوہ فرماہیں کرب واضطراب کے ان دنوں میں راقم نے ایک ترانہ ترتیب دیا جس کے چند اشعار موقع کے مطابق درج کروں گا۔

غور سے سن لیں اے دشمنان دیں
زمیں سے آسمان پر تھوکا جاسکتا نہیں
خائب و خاسر رہیں گے ٹیری و رُشدی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

گستاخی پہ مبنی تازہ فلم کے منظر عام پر آنے سے اہل اسلام کا شدید غم

وغصہ فطرتی امر بھی ہے اور ایمانی اظہار بھی ہے لیکن کسی لحاظ سے بھی جذبات میں آ کر اپنی ہی املاک کو تباہ کرنا اور بے قصور عوام کا جانی ومالی نقصان کرنا جائز نہیں ہوجاتا۔ اس توہین آمیز فلم کے موقع پر بھی ہمیشہ کی طرح احتجاجی ریلی کا کامیابی تک جذبات دکھائے جانے لگے جذبات صاف ظاہر ہے ایک وقتی کیفیت ثابت ہوتے ہیں۔ایسی ہی جذبات واحساسات کے درمیاں ایک دھیمی مگر پرخلوص آواز برطانیہ کی سرزمیں، نور ٹی وی کے ایوان سے بلند ہوئی جس میں بلالی آذان کی تاثیر تھی، آؤ تمام کلمہ گو اس موقع پر اکٹھے ہوجائیں تاکہ اغیار کو یقین ہوجائے کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر سب ایک ہیں۔ یہ پرُ تاثیر آواز سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف، نقیب عشق مصطفیٰ حضور شیخ العالم علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی کی تھی جس نے تمام مسالک کے عوام وخواص کے دل ودماغ پر ایسی دستک دی کہ بیداری کی لہر نے سب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کردیا۔ تمام اکابرین نے حضور شیخ العالم کی قیادت و سیادت میں تحریک کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام 6 اکتوبر 2012ء پارلیمنٹ ہاؤس لندن کے باہر 20 ہزار سے زائد مسلمانوں کا پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس میں تمام فرقوں کی نمائندگی موجود تھی جس کے انتظامات اپنی مثال آپ تھے۔ U.K کے اسلامی چینلز سمیت 18 چینلز نے Live یہ مظاہرہ نشر کیا۔ الحمد للہ راقم الحروف کو وہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر لاؤڈ سپیکر پہ ظہر کی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مختلف چینلز نے تبصرہ بھی کیا کہ لاؤڈ سپیکر پہ یہ پہلی اذان ہے۔ جس سے وہاں کے در و دیوار گونج رہے ہیں۔ جب کہ وہاں امامت کی سعادت برادر طریقت علامہ نصیر اللہ نقشبندی کو نصیب ہوئی۔

لندن کی سرزمین پہ کیا خوب اژدھام تھا
سب کے لب پہ ان کے نعرے اور ان کا نام تھا
لبیک یا نبی ﷺ ہم ہیں تیرے امتی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
صاحب نور نے دی نور سے اک صدا
آؤ ملکر سب روکیں بے ادبی کا راستہ
درود پڑھتے آگئے سب شیعہ اور سنی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

برٹش مسلم الائنس قائم کرتے ہوئے عوام الناس کی ذہن سازی کے سلسلے جاری ہیں۔ آئینی اور قانونی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ پٹیشن (Petitions) سائن کرنے میں دیر نہ کریں۔ تمام مساجد اور دیگر تنظیمیں اس سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ نگاہ کی بلندی، سخن دلنوازی، جاں پرسوزی، کی خداداد صفات والے وجود باجود حضور شیخ العالم کو تمام مسالک کے جید اکابرین اور عوام الناس نے دل وجان سے اپنا قائد تسلیم کرتے ہوئے تحریک آگے بڑھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے وعدے کر رہے ہیں۔ جب کہ میر کارواں پیرانہ سالی کے باوجود عزم وحوصلہ اور ہر قدم صوفیانہ وقار سے اٹھاتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ 11 اکتوبر 2012ء آپ ہی وہ پہلے مرد میداں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہائی کورٹ (High Court) لندن میں کیس دائر کیا اور 31 اکتوبر 2012ء حضور شیخ

العالم ہی وہ پہلے مسلم لیڈر ٹھہرے جنہوں نے برطانیہ کے پرائم منسٹر ڈیوڈ کیمرون (David Cameron) کے ساتھ علماء اہلسنت کی موجودگی میں جاندار طریقے سے اپنے مؤقف کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ''امریکہ کے صدر نے تو اس توہین آمیز فلم پر مذمت کی لیکن آپ نے تو ایسا بھی نہیں کیا ؟'' تو وزیر اعظم نے فوراً کہا کہ میں اس تاخیر سے معذرت کرتا ہوں اور گستاخانہ فلموں کے سد باب کے لئے قانون سازی پر فوری توجہ دینے کا وعدہ کیا ماشاء اللہ دیگر زبانوں کی طرح وہاں حضور شیخ العالم نے فی البدیہہ انگلش میں گفتگو کر کے حاضرین کو حیران کر دیا۔ میرِ کارواں کا سفر منزل کی طرف جاری ہے۔ اب 12 نومبر 2012ء ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) نے تمام مسالک کے علماء کے ساتھ کانفرنس قبلہ حضرت صاحب کی صدارت میں منعقد ہونا طے پا گئی ہے۔ جس میں لارڈز دانشور اور M.P.S شریک ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عوامی اجتماعات کے سلسلے میں پروگرامز بھی جاری ہیں۔ آپ فکری تربیت میں مصروف ہیں سب اہل ایمان کو قافلہ عشق و محبت میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔

آنے والی ہر ماں بیٹی پردہ دار ہوں
اور سب پیر وجواں بھی خبر دار ہوں
سب نے دینی ہے جہاں میں امن کی اب روشنی
سیدی مرشدی یانبی ﷺ یانبی ﷺ
آبروئے مصطفیٰ ﷺ پہ جان بھی قربان ہے
ہے یہی دین اپنا اور یہی ایمان ہے

مال و اولاد دینگے ہم سب خوشی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
جو تمہار انہیں وہ ہمارا نہیں
اپنا تو تجھ بنا مدنی سہارا نہیں
ہیں تو سب آپ ﷺ کے لاکھ ہم برے سہی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
سب کے لئے ان کی رحمت یہ جہاں ہو وہ جہاں
اس لئے پیر وجوں کہتے ہیں سالکؔ یہاں
یا نبی ﷺ مل جائے تیرے در کی چاکری
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

برادران اسلام! گستاخانہ فلم بنانے والے پروڈیوسرز و دیگر نے دنیا وآخرت کی ذلالت خرید لی ہے اب ٹی وی پہ بریکنگ نیوز چل رہی ہے کہ عدالت نے اس کمینہ شخص کو ایک سال کے لئے جیل بھیج دیا ہے۔ ابھی احکم الحاکمین نے ہمیشہ کے لئے جو گستاخوں کو جہنم (جیل) میں داخل کرنا ہے باقی ہے البتہ اس گستاخانہ اقدام سے امت مسلمہ کی توجہ اس عظیم فریضہ کی طرف ہوگئی عرصہ سے ایک سازش کے تحت عام مسلمان جس کی طرف دھیان نہیں دیتا تھا حالانکہ باقی جتنے بھی فرائض ہیں وقت سے مقید ہیں۔ نماز دن میں پانچ بار کوئی سال میں ایک بار اور کوئی زندگی میں ایک ہی بار لیکن نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ادب واحترام زندگی کے ہر لمحہ میں ہر حال میں فرض ہے۔ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ترجمہ: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو کا ارشاد گرامی

گواہ ہے اور اگر اس فریضہ میں ذرہ برابر بھی کوتاہی ہوگئی تو عمر بھر کا سرمایہ غارت ہوجاتا ہے۔ U.K میں ایک خوبصورت سماں ہے حضور شیخ العالم کی قیادت میں دیگر مسالک کے علماء جن کے اکابرین نے اپنی اپنی کتب میں گستاخانہ جملے استعمال کئے وہ بھی ادب رسول ﷺ احترام رسول ﷺ پہ دھوم دھام سے تقاریر کرتے ہیں جس سے امت مسلمہ کے ہر فرد کی توجہ اس اہم فریضہ کی طرف ہوگئی ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہوجائے۔

جہاں نہیں عشق نبی ﷺ اندھیر ہی اندھیر ہے
مسلماں وہ نہیں خاک کا ڈھیر ہے
ضائع کردیتی ہے پونجی ان کی بے ادبی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
لبیک یا نبی ﷺ آپ کے ہیں امتی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

حضور شیخ العالم کا وجود مقدس انہی پاکانِ امت میں سے ایک ہے جنہیں بارگاہ رب العزت اور دربار رسالت ﷺ میں قرب و حضور کا شرف حاصل ہوتا ہے ایسے کارہائے نمایاں ایسے ہی وجود کی برکت سے پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ تمام اہل ایمان سے گزارش ہے کہ اپنی خصوصی دعاؤں میں حضور شیخ العالم کی صحت و سلامتی ضرور مانگیں۔ کیونکہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ روحانی، دینی، علمی اور سماجی خدمات میں مصروف ہے۔

آباد خدا رکھے ساقی تیرا میخانہ

ایک ہمہ جہت شخصیت

عہد رواں کی یہ بھی ایک خوبی ہے اور بہت بڑی خامی بھی کہ وہ یک چشم ہے اگر کوئی دینی رنگ رکھتا ہے تو دنیاوی آہنگ سے بے خبر ہے کوئی قدیم سے جڑا ہے تو جدید سے کٹا ہوا ہے کوئی خبر رکھتا ہے تو نظر سے محروم ہے کوئی رازی کا فلسفہ جانتا ہے تو رومی کا لہجہ نہیں رکھتا سائنس دان ہے تو مذہب سے لاتعلق، دینیا کا عالم ہے تو سائنسی رجحانات سے بیگانہ، سیاسیات کا آدمی ہے تو اخلاقیات سے بے خبر، معلم اخلاق ہے تو علوم کے نئے آفاق سے ناآشنا۔

یہ حسین امتزاج بہت کم لوگوں کے نصیب میں آتا ہے مگر جب ہم محی الدین اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر اور محی الدین ٹرسٹ کے بانی وسرپرست محی الدین میڈیکل کالج جیسے عظیم تعلیمی ادارے کے چانسلر نور ٹی وی کے ذریعے پوری دنیا میں طریقت اور شریعت کی تعلیم عام کرنے کے علمبردار اور سینکڑوں دینی اداروں کے بانی وسرپرست حضور شیخ العالم محسنِ ملک و ملت، مظہر فیضانِ قاسم حضرت پیر علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ یہ امتزاجی کیفیت آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہے اور یہ مایہ ناز شخصیت جو صاحبِ علم وحکمت بھی ہے۔ اور پیکر حسن وجمال بھی، جو صاحبِ قلب ونظر بھی ہے اور سراپا شفقت وکرم بھی، جو کوہِ حلم ووفا بھی ہے اور بحرِ جود وسخا بھی۔

جسے فطرت نے دانشِ نورانی اور دانش برہانی کی قوتیں بھی عطا کی ہیں اور فکر عجم کے ساز اور ذکرِ عرب کے سوز وگداز سے بھی نوازا ہے۔جن کے دامن میں عجمی تخیلات بھی ہیں اور قلب ونظر میں عجمی مشاہدات بھی، جن کے رُخِ زیبا کی زیارت دل میں رب کی یاد کا ذریعہ بنتی ہے۔آپ علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کو عام کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔اس عزم کی تکمیل کی خاطر آپ نے ایسے بہت سے اداروں کی بنیاد رکھی کہ جن کے فاضلین جہاں ایک ماہر ڈاکٹر اور پیشہ ور ماہر فنون ہوں وہاں ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ ماہر علوم دینیہ بھی ہوں اور خدمتِ ملت کے جذبے سے سرشار بھی ہوں۔آپ نے یورپ سمیت دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے اداروں کا قیام عمل میں لایا اور لا رہے ہیں کہ جن میں تربیت حاصل کرنے والا شخص دینِ اسلام کا داعی اور قدیم وجدید کا راز دان ہوگا۔آپ کی نگاہِ کرم اور آپ کے حکم سے ایبٹ آباد اور مظفر آباد کے سنگم پر ایک عظیم صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کی نگرانی آپ کے مریدِ خاص خلیفہ علامہ مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی خطیب مرکزی جامع مسجد فیضان مدینہ پیٹر برا (انگلینڈ) فرما رہے ہیں۔

عشق تیرے نے جلوے دکھائے، اجڑے دل کئی کعبہ بنائے
میں نہ رومیؒ نہ جامیؒ نہ سعدیؒ، نہ صدیقی، نہ ہی بلالی

اعتراف عجز

آستانہ عالیہ نیریاں شریف کی دینی، تعلیمی، تبلیغی، سماجی اور روحانی خدمات کے تذکار کے لئے ایک دو کتابیں نہیں کئی دفتر درکار ہیں ۔ خاکسار اپنی کم علمی اور کوتاہ اندیشی کے پیش نظر اعتراف عجز کرتے ہوئے اہل علم وفن سے پیشگی معذرت چاہتا ہے ۔ اس حقیر سی کاوش میں مہارت و صلاحیت کا زور تو نہیں لیکن عقیدت کی زاری ضرور موجود ہے ۔ اب اشعار کی صورت میں گلہائے عقیدت پیش خدمت ہیں۔ ادبی نام ''سالک تجویز کیا گیا ہے۔''

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے سرکار نیروی رحمۃ اللہ علیہ
محمد نواز سالکؔ صدیقیؔ ہزارویؔ

خطیب جامع مسجد فیضان مدینہ پٹر برا، انگلینڈ

حمد باری تعالیٰ

سب دا، معبود اک اللہ اے
اور واحد اک ای اکلا اے
جہدی ہر سو ویکھ تجلّی اے
پڑھو لا الہ الا اللہ

اللہ مالک کل جہاناں دا
اللہ خالق زمین آسماناں دا
اللہ رازق سب انساناں دا
پڑھو لا الہ الا اللہ

ایتھے عاجز بنڑ کہ رہ بندیا
ہک دوجے نال ناں کھہہ بندیا
ہر پل ناں اللہ دا توں لے بندیا
پڑھو لا الہ الا اللہ

ایتھوں موت نے سانوں لے جانڑاں

جو بنڑیاں ایتھے او ٹہہ جانڑاں

اک ناں اللہ دا رہ جانڑاں

پڑھو لا الہ الا اللہ

سوہنڑے نبی ﷺ دی شان نرالی اے

سجدی مونڈھے کملی کالی اے

اللہ آپ نبی ﷺ د اوالی اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

صدیق اکبرؓ یار نے غار والے

جنہاں لٹے نے میلے بہار والے

ہنڑ وی ساتھی او مزار والے

پڑھو لا الہ الا اللہ

اٹھ اللہ اللہ پکار دلا

ونج بیٹھ مدینے دربار دلا

نال تیرے غزنویؒ سرکار دلا

پڑھو لاالہ الا اللہ

مرشد رکھے صدیقی رنگ میاں

جیہڑا باباجیؒ دی امنگ میاں

اوہدا بنڑ جا مست ملنگ میاں

پڑھو لاالہ الا اللہ

سالکؔ بندہ طاعت گزار ہووے

نال مرشدا وفادار ہووے

تاں اس دا بیڑہ پار ہووے

پڑھو لاالہ الا اللہ

بندیا اللہ ہی اللہ بول

بندیا اللہ ہی اللہ بول، بندیا اللہ ہی اللہ بول
اے جندڑی اے چار دیہاڑے، موتی ناں مٹی وچ رول
بندیا اللہ ہی اللہ بول

موت جتھے آ چاڑوپھیرے، ناں نکے ناں رہنڑ وڈیرے
بستی اجاڑ اوہ سارے ٹر گئے، جا وَسّے وِچ خاک دے ڈھیرے
اوجے نئیں رہے رہنڑاں، تو نہیں ہونڑاں بستر گول
بندیا اللہ ہی اللہ بول

بغض، تکبر اے وی بت نیں، دل دے مندروں کڈھ لے
برے ارادے، بریاں سوچاں، ایہ وی اندروں کڈھ لے
پاکی بِناں رب مِلدا نا ایں، دل دیاں اکھیاں کھول
اے بندیا اللہ ہی اللہ بول

تھوڑی بُہتی اپنڑ یاں کولوں، کئی واری ہوجاندی
ہسدے متھے سہ جاندے نیں، سوہنڑی نیت جنھادی
دل ناں دکھائیں تُو کِسے دا، پڑھ لیا کر لاحول
اے بندیا اللہ ہی اللہ بول

فنافی الشیخ ہوکے تُو وِی، اپنڑاں آپ مٹادے
تیرا تے کجھ نہیں جو وِی کجھ اے، پیر دے ناویں لادے
چھڈ دے سالکؔ سارے قصے بولی مرشد والی بول
اے بندیا اللہ ہی اللہ بول

لا الہ الا اللہ

کس شان سے مولا تیرا گھر ہے سجا، لاالہ الا اللہ
آتے ہیں یہاں انبیاء، اولیاء، لاالہ الا اللہ

کعبہ پہ پہلی نظر ہی سے بن جاتی ہے بگڑی مومن کی
مٹ جاتے ہیں سارے جرم وخطا، لاالہ الا اللہ

لبیک صدائیں گونجتی ہیں اور حاضری سب کی لگتی ہے
پڑھتے ہیں سارے تلبیہ، لاالہ الا اللہ

انوار کی بارش ہوتی ہے اور میل دلوں کی دھلتی ہے
ہے ہر زائر کے دل کی صدا، لاالہ الا اللہ

اس مرکز نور ورحمت پر جو خاص تجلی رہتی ہے
دل بینا دے اور مجھے بھی دکھا، لاالہ الا اللہ

یہ عاصی کہاں اور یہ بارگاہ یہ کرم ہی کرم اور لطف وعطا
یہ سب صدقہ میرے مرشد کا، لا الہ الا اللہ

یہ عرض ہے مالک ارض وسما، ملے بھیک ہمیں اور سن یہ صدا
دے پیر کامل کو کامل شفا، لا الہ الا اللہ

کیا سبب ہے کعبہ رونق کا، ہے وقت جدائی اب تو بتا
دیتا ہے میزاب مدینے کا پتا، لا الہ الا اللہ

حرم کی فضا میں اے سالک، اللہ والوں کی یادیں پھیلی ہیں
کہیں زمزم، مروہ، نقش پا، لا الہ الا اللہ

(دسمبر 2008ء حج مبارک کے موقع پر عرض کیا گیا اور قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی خدمت میں عمرہ کے دوران مدینۃ المنورہ میں سنانے کی سعادت حاصل کی۔)

برکات کعبہ شریف

انوار توحید لٹا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے
داغ عصیاں مٹا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

ہیں کہتے لبیک آئے عاصی، کرنا چاہتے ہیں رب کو راضی
ہر اک رب کو منا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

جاؤں حجر میں تیرے صدقے، لئے ہیں کس کس نے تیرے بوسے
ہجوم مستی میں چوم رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

بے خودی میں کوئی صفا پہ دوڑے، مستی میں زم زم پی کے بولے
جام زم زم پلا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

گناہگار کرم کو دیکھے، اور سامنے تیرے حرم کو دیکھے
دیکھ کے آنسو بہا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

خلیلؑ جس کو بنانے آئے، اور حبیب ﷺ جس کو بسانے آئے
میزاب مژدہ سنا رہا ہے، تیرا حرم بھی تیرا کرم ہے

ہے جن کے صدقے ہوا ہے آنا، اب ان کے قدموں میں سب کو جانا
سالکؔ مدینے جا رہا ہے، مدنی حرم بھی تیرا کرم ہے

(رمضان المبارک 2012ء میں فیملی کے ساتھ حاضری کے موقع پر عرض کیا)

اللہ رَبِّی

ازلاں دے فیصلے نبھائے سوہنے رب نیں
نبی سوہنے عرشاں تے بلائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی

خواباں وچ جو لیندے نیں نظارے نبی پاک دے
جاگدیاں دِید فیرکرائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی

نبی ﷺ دا وسیلہ لے کہ عیبی جدوں رَووے
لکھاں عیب اس دے چھپائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی

جنہاں رُوحاں لبّیک آکھیاسی اَوتھے
اَوہی بندے اپڑیں گھر بلائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی
منزلِ رضا دے جو بنڑ دے نیں راہی
اولیاء دی راہ تے چلائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی
عالَمِ ارواح وچ جیڑے مانوس سن
پیدا کرکے دنیا تے ملائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی
باطل جدوں ظلم کر کے حق نوں مٹاوندا اے
ظالماں دے ظلم فرمٹائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی
سالکؔ جیڑے پیر دی نگاہ وچہ رہندے نیں
اُجڑے دل انھاں دے بسائے سوہنے رب نیں
اللہ ربی اللہ ربی

نعت پاک

(بحضور تاجدار ختم نبوت ﷺ)

سرکار مدینہ تو سرکارمدینہ ہے   دربار مدینہ تو دربار مدینہ ہے

اللہ کی سب سے بڑی برہان مدینے میں
عرشی بھی بنتے ہیں دربان مدینے میں
قرآن بتاتا ہے ایمان مدینے میں
اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان مدینے میں
کامل ہیں وہیں مومن جن کا یہ قرینہ ہے

سرکار مدینہ تو سرکارمدینہ ہے   دربار مدینہ تو دربار مدینہ ہے

مژدہ شفاعت کا فرمان یہ پیارا ہے
میں اس کا شفیع ہوں گا جو بھی من زَارَ ہے
فرمان تیرا آقا ﷺ مومن کا سہارا ہے
رحمت کی صدا آئی بخشش کا اشارہ ہے
آنکھوں سے نہ سہی نجدی تو دل کا نابینا ہے
سرکار مدینہ تو سرکار مدینہ ہے دربار مدینہ تو دربار مدینہ ہے

اے عاصیو آجاؤ دربار نبی ﷺ میں تم
اور دامن کو پھیلاؤ دربار نبی ﷺ میں تم
دنیا وعقبٰی کی جو بھی ہو تمہیں حاجت
بس مانگتے ہی جاؤ دربار نبی ﷺ میں تم
قاسم ہیں تمہارے نبی ﷺ ان کے رب کا خزینہ ہے
سرکار مدینہ تو سرکار مدینہ ہے دربار مدینہ تو دربار مدینہ ہے

الاماں یارسول اللہ ﷺ آقا تیری دہائی ہے
مری بگڑی بنا دینا لاکھوں کی بنائی ہے
الاماں یا حبیب اللہ ﷺ سالکؔ کا بھرم رکھنا
دربار الٰہی میں ہاں تیری رسائی ہے
تیرے عشق میں مرنا ہی واللہ جینا ہے
سرکار مدینہ تو سرکار مدینہ ہے دربار مدینہ تو دربار مدینہ ہے

جشن میلاد النبی ﷺ

جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ
جھوم اٹھا ہے پتا پتا کھل اٹھی ہے ہر کلی

صاحب صدق وصفا دے رہے ہیں اک صدا
آؤ ملکر سب منائیں جشن آمد مصطفیٰ ﷺ
سارے نبیوں کا ہے سرور تیرا میرا نبی ﷺ
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

آنے والے باوضو اور علم بردار ہوں
اور سب پیر و جواں بھی خبردار ہوں
سب نے دینی ہے جہاں میں امن کی اب روشنی
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

عید کا ساماں یہاں دل بڑا مسرور ہے
آنے والوں کا باطن نور سے بھر پور ہے
بغض میں منکر جلے اور وجد میں ہر اک سنی
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

جس طرف بھی دیکھئے کیا خوب اژدھام ہے
سب کے لب پہ ان کے نعرے اور ان کا نام ہے
لبیک یا نبی ﷺ ہم ہیں تیرے امتی
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
اپنا تو تجھ بنا مدنی سہارا نہیں
ہیں تو سب آپ ﷺ کے لاکھ ہم برے سہی
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

جہاں نہیں عشق نبی ﷺ اندھیر ہی اندھیر ہے
مسلماں وہ نہیں خاک کا ڈھیر ہے
ضائع کردیتی ہے پونجی ان کی بے ادبی
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

سب کے لئے ان کی رحمت یہ جہاں ہووہ جہاں
اس لئے پیر وجواں کہتے ہیں سالکؔ یہاں
یانبی ﷺ مل جائے تیرے در کی چاکری
جشن میلاد النبی ﷺ ہے جشن میلاد النبی ﷺ

نعت شریف

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا ﷺ نے عزت بچالی
یا نبی میرے کام آگئی ہے، تیری نسبت تیری لجپالی

انما انا قاسم کا نعرہ، داتا ہونے کا جس میں اشارہ
میں بھی مانگت ہوں آقا تمہارا، سارا جگ ترے در کا سوالی

المدد یانبی ﷺ فریادیں، کام آئیں قبر میں یہ یادیں
مٹ گئی سب گناہوں کی سیاہی، چھا گئی ان کی کملی کالی

عشق تیرے نے جلوے دکھائے، اجڑے دل کئی کعبہ بنائے
میں نہ رومیؒ، جامیؒ نہ سعدیؒ، نہ صدیقی نہ ہی بلالی

کامل مرشد کی مل جائے نسبت، اس طرح تیری جاگے گی قسمت
سالک رہتا ہے رحمت کا سایہ، جب سے کامل نسبت پالی

(رمضان المبارک 2012ء فیملی کے ساتھ بارگاہ سرورانس وجاں ﷺ میں حاضری کے دوران بار بار پڑھنے کی سعادت حاصل رہی۔)

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

میری عزت تیرے ناں دے سہارے یا رسول اللہ ﷺ
ہوندے نیں تیرے ناں تے گزارے یا رسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

عصیاں دے سمندر وچ اے ڈبدی پئی جاندی اے
میری کشتی نوں وی لاؤ کنارے یا رسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

او ہی قرب پاؤندے نے رب دی بارگاہ دے وچ
بنڑ جاندے نے جو تیرے پیارے یارسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

گداواں بادشاواں نوں جو ونڈدے نیں دنِ راتی
او منگدے ویکھے نے تیرے دوارے یا رسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

تساں دی دید لئی آقا ﷺ آساں لائی بیٹھے آں
ہوجاوَنڑ اساں نوں وی نظارے یا رسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

مرشد نال اک واری قدماں وچ سدلیو
ہوجاندے نیں سالکؔ دے وارے یا رسول اللہ ﷺ

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
وہ اک پل میں رب سے مل آنے والے

سدا گیت ان کے تو گاتے چلے جا
سیرت بھی پیاری اپناتے چلے جا
اور وسیلے سے رب کو مناتے چلے جا
بتاتے ہیں سب کو یہی نیریاں والے (اللہ والے)

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

ٹوٹے دلوں کے سہارے محمد ﷺ
ہیں قاسم جنت ہمارے محمد ﷺ
دل وجان تجھ پہ ہیں وارے محمد ﷺ
لگاتے ہیں نعرے یہ ایمان والے

محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

وہ سایہء رحمت ہیں دونوں جہاں پر
مقام نبی ہے آسماں سے اوپر
زمین سے جو تھوکے گا وہ آئے گا منہ پر
گستاخ کرتے ہیں منہ اپنے کالے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے

عریضۂ مرشد اپنا بنالے
وظیفہء جامیؒ در پہ بلالے
اور قصیدہ رومیؒ پردہ اٹھالے
مجھ سا ہے عاصی تیرے حوالے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
ہیں فرش و عرش میں جن کے اُجالے

مدینے سے جھونکے ہواؤں کے آتے
زندگی جن سے دل مردہ پاتے
مژدہ یہ سالکؔ ہیں مرشد سناتے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
محمد ﷺ ہمارے بڑی شان والے
ہیں فرش و عرش میں جن کے اُجالے

نعت شریف

کیسے شان کمال ہیں تیری زلفوں کے
واہ واہ حسن وجمال ہیں تری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

تن من میں خوشبوئیں مہک سی جاتی ہیں
آتے جب خیا ل ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

نور وسرور کے حال میں ہیں وہ شام وسحر
جو بھی واقف حال ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

فاتح ہر میدان کے خالدؓ ہی ٹھہرے
وہ رکھتے تھے بال ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

عرش بریں نعلین کے بوسے لیتا ہے
کیا کوئی جانے خصال ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

دیکھنے والے رو رو کے بتلاتے ہیں
گھنگریالے بال ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

وقت نزع سالکؔ میرا مرشد یوں بولے
سامنے دیکھ جمال ہیں تیری زلفوں کے

اللہ ہو اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

ہیں کاروانِ عشق کے عنوان نبی نبی ﷺ
ٹوٹے دلوں کے درد کا درماں نبی نبی ﷺ
سیدی مرشدی یا نبی یا نبی
تیرے کرم سے گھر پہ چراغاں تو ہوگیا
ہوجائے میرے دل میں چراغاں نبی نبی ﷺ
سیدی مرشدی یا نبی یا نبی
دشمن کی سازشوں سے بے خوف ہوں سدا
اللہ کے بعد میرے نگہباں نبی نبی ﷺ
سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

سدرہ سے گزرے مصطفیٰ ﷺ جبریل نے کہا
ان سا نہیں انسان وہ انساں نبی نبی ﷺ

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

توحید پہلی شرط ہے ایمان کے لئے
کہتا ایمان ہے برملا مری جاں نبی نبی ﷺ

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

پوچھا گیا جو سیدہ سے خلق کیسا تھا
کہنے لگیں ہے بولتا قرآں نبی نبی ﷺ

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

مرشد نے سالکؔ راز یہ سمجھا دیا مجھے
دنیا و آخرت کا ہے ساماں نبی نبی ﷺ

نعت شریف

آیا نی آیا ویکھو رب دا دلدار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

الم نشرح سینہ اس دا، خوشبو ونڈے پسینہ جس دا
دیندی حلیمہ لوری، مٹھل منٹھار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

نوریاں نیں جشن منائے، بیت اللہ تے جھنڈے لائے
دیونٹر ودایاں حوراں، جگ دا سردار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

دادا جد کعبے لے گئے، بت سارے سجدے پے گئے
کعبے نیں دتیّاں وازاں، نبی مختار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

اجڑے ہن وسنّڑ لگ پئے، روندے وی ہسنڑ لگ پئے
ہرتھاں خوشحالی آئی، بن سونڑاں بہار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

اپریل دی بائیس (22) نالے، ربیع دی باراں (12) سالک
گھر آمنہؓ دے سونڑاں دن سوموار آیا
لگیاں نبھا وَنڑ والا سب دا غم خوار آیا

نعت شریف

ہے نبیوں میں اعلیٰ مقام اللہ اللہ
بنے ہیں وہ سب کے امام اللہ اللہ

موسیٰؑ و عیسیٰؑ بہت خوب لیکن
حسیں تر محمد ﷺ کا نام اللہ اللہ

حروف اسم آقا کے اک اک جدا ہوں
رہے پھر بھی معنیٰ تام اللہ اللہ

جب نا م نبی ﷺ کے وسیلے سے مانگا
مکمل ہوئے میرے کام اللہ اللہ

چومے قدم اور جبریلؑ بولے
میں بھی ہوں ان کا غلام اللہ اللہ

مرشد کی صحبت میں روضے پہ جا کر
پڑھا جو درود و سلام اللہ اللہ

وہ کعبے کی نوری فضاؤں میں مل کر
کئے تھے جو سجدے قیام اللہ اللہ

نہیں لاتا خاطر میں دنیا کی دولت
بنے جو بھی ان کا غلام اللہ اللہ

دیکھا جو میلاد عاشق یوں بولے
کہاں سے یہ آئی عوام اللہ اللہ

مرشد جو سالکؔ ہیں پیتے پلاتے
ملا ہے مدینے سے جام اللہ اللہ

نعت شریف

صلی اللہ علیہ وسلم

مولا کے سب سے پیارے محمد ﷺ
ٹوٹے دلوں کے سہارے محمد ﷺ

پہلے کہاں تھے راز یہ کھولے، درود پڑھتے موتی رولے
سدرہ سے آکے جبریل بولے، عرش علیٰ کے تارے محمد ﷺ

ہاتھ میں خنجر لے کے کھڑے ہیں، آج کفر کے ارادے برے ہیں
یاسین پڑھتے آقا چلے ہیں، مارے خدا جب مارے محمد ﷺ

چومے قدم اور مژدہ سنایا، چلیے آقا رب نے بلایا
گزرے جو سدرہ سے قدسی پکارے، بڑی شان والے ہمارے محمد ﷺ

منگتے آ کے شفائیں پاتے، نوری جھولا آ آ جھلاتے
سعدیہؓ شیماؓ لوری سناتے، آمنہؓ بی کے دلارے محمد ﷺ

نامِ نبی لب پہ رہے گا، ایمان سلامت تب ہی رہے گا
سالکؔ مومن جب یہ کہے گا، ہوجاؤں میں بھی وارے محمد ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم ،صلی اللہ علیہ وسلم

❁ ❁ ❁

مدتاں بیت گیاّں

آؤ پل دو پل سرکار ﷺ   مدتاں بیت گیاّں
کد ہوسی تیرا دیدار   مدتاں بیت گیاّں

ڈوری مرشد پاک تھیں لے کے   درود وسلام دے موتی پرو کے
بیٹھیں ہاں لے کے ہار   اے مدتاں بیت گیاّں

ناں علم تے ناں گُن پلے   تیرے کرم نال کم سَوَتّے
میں تے ہاں گناہگار   مدتاں بیت گیاّں

رب سوہنے جے کرم کمایا   مرشد نال تیرے در تے آیا
ویکھیا سی دربار   مدتاں بیت گیاّں

عملاں تھیں اے جھولی خالی   میں تے ہاں تیرے در دا سوالی
نبیاں دے تاجدار   مدتاں بیت گیاّں

دنیا تے جو اَپڑاں بھرم اے   تیرا کرم بس تیرا کرم اے
سالکؔ تے ہے لاچار   مدتاں بیت گیاّں

سرکار ﷺ توجہ فرمائیں سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

رہتی ہے نظر تیرے در پہ سدا ، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں
میراخالی دامن ہے پھیلا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

آقا ﷺ تیری نظر سے ہوا آنا، یہ مال وزر کی بات نہیں
ہے بعد خدا سب فضل تیر، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

ہیں عرشی فرشی آئے ہوئے، اور جھولیاں سب پھیلائے ہوئے
کہتے ہیں یہ سارے برملا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

وہ جام محبت دے دے مجھے، جو غزنویؒ غوث نے ہے پایا
لایا ہوں وسیلہ مرشد کا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

اللہ نے دے کے خزانے تجھے، ہے داتا بنایا زمانے کا
عاصی بھی ہے تیرے در پہ کھڑا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

اس مئے عشق سے کچھ ہو عطا، جو اویسؓ و رومیؒ کو ہے ملا
دیتا ہوں واسطہ آل عباؑ، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

ظلم اپنی جان پہ کر کے میں، ناراض خدا کر بیٹھا ہوں
ہوجائے راضی رب میرا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

نام ان منگتوں میں آجائے، دیدار تیرا جو پاتے ہیں
سالکؔ بھی تو ہے اک ادنی گدا، سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

قرآن کی پکار

سن اے نوجواں مسلم تجھے قرآن بلاتا ہے
ہے کیوں بنتا ہے تو ناداں تجھے قرآن بلاتا ہے

تو اک بندہ خدا کا ہے تو امتی مصطفیٰ ﷺ کا ہے
عقیدت رکھ صحابہؓ سے تو خادم مرتضیٰؓ کا ہے
تو بن جا سچا مسلماں، تجھے قرآن بلاتا ہے

کہیں سازش ہے افرنگی کہیں چالیں ہیں دورنگی
بظاہر ہے بڑا تقویٰ سر پہ ہے بڑی لنگی
بچالے اپنا تو ایماں، تجھے قرآن بلاتا ہے

اللہ کی عبادت کر نبی ﷺ سے بھی محبت کر
شفقت ہو عزیزوں پر بڑوں کی خوب خدمت کر
مساجد ہیں کیوں ویراں، تجھے قرآن بلاتا ہے

والد کا سہارا بن بہنوں کا ویر پیارا بن
خدمت کر امی کی ناتو نوجواں آوارہ بن
ہے کیوں روتی ہے تیری ماں، تجھے قرآن بلاتا ہے

امن پیغام دیتا جا نبی ﷺ کا نام لیتا جا
ہدایت کے جو پیاسے ہیں انہیں اسلام دیتا جا
ہے سالکؔ کا یہی اعلاں، تجھے قرآن بلاتا ہے

(نور ٹی وی پر نشر ہوا)

بارگاہ تاجدار صداقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

رب دے یار دا یار صدیقؓ
دکھیاں دا غم خوار صدیقؓ

سب تھیں پہلاں منیا اُنہاں
صحابہؓ دا سالار صدیقؓ

قیامت تک ہونڑ امت لئی
تیرا ایمان معیار صدیقؓ

سب فانی دے کہ باقی لیا
اُچا تیرا کاروبار صدیقؓ

سپ نے ڈنگ تے ڈنگ مارے
پر کردے رہے دیدار صدیقؓ

سفر و حضر تے شام و سحر
لٹی اے موج بہار صدیقؓ

دفن لئی آقا ﷺ آواز دتی
آجا اے یار غار صدیقؓ

آل نبی ﷺ دا اونئیں حبدار
جیہڑا تیرا غدار صدیقؓ

تیرے نال جیہڑا عقیدت رکھے
ہووے اسے دا بیڑا پار صدیقؓ

سالکؔ تے وی شالا نظر کرم
اے مرشد دے سرکار صدیقؓ

هدیہ عقیدت بارگاہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

اللہ و مصطفیٰ ﷺ کے پیارے حسینؓ ہیں
بے شک زمیں پہ عرش کے تارے حسینؓ ہیں

قرآن پڑھ کر سیدہ رضی اللہ عنہا سناتی تھی لوریاں
جن کو دیئے نبی نے ہلارے حسینؓ ہیں

امی جی نئے کپڑے پہنیں گے عید پر
تو رب نے جن کے جوڑے اتارے حسینؓ ہیں

اٹھا ننھے حسینؓ کو چوما صدیقؓ نے
زہراؓ و مرتضیٰؓ کے دلارے حسینؓ ہیں

یزید نابکار کو جو کہتے امیر ہیں
ان کا امیر وہ ہیں ہمارے حسینؓ ہیں

ایمان جنہیں نصیب ہے وہ کہتے ہیں برملا
قبر وحشر میں ان کے سہارے حسینؓ ہیں

اٹھا مدینے گھوم کر نوری پیشانی چوم کر
نانا نے کیا دیئے تھے اشارے حسینؓ ہیں

بگڑی بنوا دیں یا حسینؓ نانا حضور ﷺ سے
سالکؔ سمیت بیٹھے جو سارے حسین ہیں

بارگاہ غوثیت حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

شاہ جیلاں تیرے رخ کی قسم تیرے ذکر سے جی بہلاتے ہیں
سب غوث و قطب ابدال، ولی تیرے نام کا نعرہ لگاتے ہیں

آقا ﷺ نبیوں میں ہیں رسول اعظم، آپ ولیوں میں ہیں غوث الاعظمؓ
بے مثل ہیں دونوں رب کی قسم، سارے ولی یہی بتلاتے ہیں

ہے حسنی حسینی گھرانہ تیرا، ہے بابا علیؓ، نبی ﷺ نانا تیرا
قدمی هذه تھا فرمانا تیرا، تھے جتنے ولی سر جھکاتے ہیں

سب عنایت کے طلبگار ہیں، خالی جھولی ہماری ہم نادار ہیں
غم کے مارے ہوئے جو سرکار ہیں، یا غوث تجھے بلاتے ہیں

شیئاللہ یا شاہ جیلاں، دستگیر ہمہ اے پیر پیراں
سب جن وانس اے قطب جہاں، تیرے نام کے ورد پکارتے ہیں
ملی کامل پیر کی جب چاکری، غوث اعظمؓ کی مدد پھر آ پہنچی
یہ یقین ہواسا لکؔ غزنویؒ، میراں کی کچہری جاتے ہیں

کیا خوب ہے نظارا

داتاؒ بنے ہیں دولہا، شادی رچی ہوئی ہے
سب اولیاء باراتی، کیا خوب ہے نظارا

کیا تھا سُہانہ منظر، قدمین مصطفیٰ ﷺ میں
داتاؒ بھی تھے وہاں ہی، کیا خوب ہے نظارا

دربار ہے شاہانہ، خزانے لُٹا رہے ہیں
سب اولیاء سوالی، کیا خوب ہے نظارا

راوی کنارے ڈیرا، رِندوں کا ہے بسیرا
یہ ہے مدینہ ثانی، کیا خوب ہے نظارا

لاکھوں کھڑے ہیں منگتے، داتا پیاؒ کے در پہ
بنتی ہے سب کی بگڑی، کیا خوب ہے نظارا

مرشد کا ہے وسیلہ، داتاؒ کے در پہ نظریں
سالکؔ پھیلائے جھولی، کیا خوب ہے نظارا

بارگاہ قاسم فیضانِ نبوت حضور بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف

یا قاسم صادقؒ موہڑوی کیا شان شہانہ تیرا ہے
جہاں غزنویؒ آ کے غوث بنیں وہ نوری آستانہ تیرا ہے
نہیں حاجت تیرے نذرانے کی، بیٹے جلدی کرو یہاں آنے کی
ہاں شرط ہے جام پلانے کی، پھر یہ میخانہ تیرا ہے

نورِ عرفاں میں پُر نور ہوئے، جو تیرے سبب مامور ہوئے
اور عشق نبی ﷺ میں وہ چُور ہوئے، جو بنے پروانہ تیرا ہے
ویسے تو مادی دنیا نے، بنائے ہیں ہزاروں کا رخانے
جہاں دل والوں کے دل ڈھلیں، وہ روحانی کارخانہ تیرا ہے

نظروں سے پلائی جاتی ہے، سینوں میں چھپائی جاتی ہے
جہاں طیبہ سے منگائی جاتی ہے، وہ مدنی میخانہ تیرا ہے

تیرا نام ہے اونچے ناموں میں، غوث وقطب کھڑے ہیں غلاموں میں
نام کردے جام اک جاموں میں، یہ سالکؔ دیوانہ تیرا ہے

بارگاہ حضور غوث الامت رحمۃ اللہ علیہ

جگ میں چرچا خوب مچا ہے نیریاں والے پیر کا
ولیوں میں کیا نام جچا ہے نیریاں والے پیر کا

نوری مکھڑا نور کا ہالا، سارا سراپا برکت والا
زلف مبارک آنکھ مستانی، جبہ دستار اور دوشالہ
سجادہ نشیں دیکھو دولہا بنا ہے نیریاں والے پیر کا

قادری چشتی سہروردی آئے، نقشبندی ہیں رنگ جمائے
شاہ جیلانیؒ، پیر ثانیؒ، بابا قاسمؒ ہیں کرم کمائے،
مدینے سے سوغاتیں لے کر قبلہ عالمؒ خود ہیں آئے
کس شان سے دیکھو عرس بپا ہے نیریاں والے پیر کا

بدعقیدگی جہالت ہیں یہ وبائیں، جن کا علاج ہے درسگاہیں
آؤ مل کر سارے بنائیں اور اپنی اولادیں خوب پڑھائیں
سب کو یہ پیغام ملا ہے نیریاں والے پیر کا

دکھیارے مصیبت مارے اپنے پاس بٹھاتے یہ ہیں
علم کے موتی عشق کے ہیرے صبح وشام لُٹاتے یہ ہیں
بن کے پاک وسیلہ سالکؔ، رب رسول ملاتے یہ ہیں

تو بھی بن جا سچا منگتا نیریاں والے پیر کا

بارگاہ حضرت سلطان نیروی رحمۃ اللہ علیہ

آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دل نشیں ہے پیر محی الدینؒ کا

قطب عالم، شیخ کامل، نائب غوث الوریٰ
چرچا یوں روئے زمیں ہے پیر محی الدینؒ کا

قاسمؒ فیض نبوت کی ہے جن پہ سب عطا
اور ساقی نظام الدیںؒ ہے پیر محی الدینؒ کا

نیریاں کا ذرہ ذرہ نور سے بھر پور ہے
آستاں خلدِ بریں ہے پیر محی الدینؒ کا

آفتاب علم وحکمت اور لاثانی ولی
جانشیں علاؤالدیں ہے پیر محی الدینؒ کا

پر تو قبلہ عالمؒ اور نقیب اولیاء
وہ مظہر صدق ویقیں ہے پیر محی الدینؒ کا
علم کی شمعیں جلاؤ اور گرتوں کو اٹھاؤ
بس یہی پیغام دیں ہے پیر محی الدینؒ کا
بایقیں سالکؔ ہے تو اک دن نوازا جائے گا
فیض جاری بالیقیں ہے پیر محی الدینؒ کا

پیر زمانے دا

ساڈا نیریاں والا پیر پیر زمانے دا سونڑا ں کامل مرد فقیر پیر زمانے دا
علم تے عرفاں دا مسکن اوتھے، غزنویؒ غوث دا مدفن جتھے
سونڑا ں وسدا وچ کشمیر، پیر زمانے دا

قال تے حال جمال نوں ویکھو جبہ، دستار، رومال نوں ویکھو
قبلہ عالمؒ دی تصویر، پیر زمانے دا

راز حقیقت خوب سنڑ اوے، نالے دل دے اجڑے باغ وساوے
جدوں کرے سونڑاں تقریر پیر زمانے دا

جاں جاں باطل زور دکھاوے شان نبی a دے ایہہ جھنڈے لاوے
حق دی اے شمشیر، پیر زمانے دا

ماہر طب دے، تے عالم بنڑھایئے نور ٹی وی تے جگ نوں پڑھایئے
کِتی کیسی سونڑی تدبیر پیر زمانے دا

اپڑاں آپ لٹائی جاوے رب رسول منائی جاوے
اے رب دا سچا فقیر پیر زمانے دا

سائل جے دکھیارا آوے روندا آوے ہسدا جاوے
سونڑاں بدل دیوے تقدیر پیر زمانے دا

سالکؔ شکر خدا دا تو کر ہونڑ نالے جی تے قدماں وچ مر
تینوں ملیا صدیقی پیر پیر زمانے دا

نظارا میرے پیر دا

ٹھنڈ سینے پاؤندا جے نظارہ میرے پیر دا
شالا رہوے وسدا دوارا میرے پیر دا
غزنویؒ فیض دے میخانے کھلے ہوئے نے
کرماں والے لیندے نے ہنڈھارا میرے پیر دا

عشق نبی بناں رب نئیو ملدا
زاہدو سُنڑ لو اے نعرہ میرے پیر دا
محبت خدا دے لئی اے ملدے آونڑ والے نوں
اس لئی ہر اک جانڑے او پیارا میرے پیر دا

نور جا کے نور نوں گھر گھر ونڈدا
تھاں تھاں ویکھو چمکارا میرے پیر دا
دین دُنیا دے علم اوتھے نال آدابِ صوفیاء
نور نبی دا ونڈے ہر اک ادارہ میرے پیر دا

حاسداں نماڑِیاں نے سڑدیاں رہنڑا اے
اوج تے رہنڑا سدا تارا میرے پیر دا
سالکؔ ساری دنیا نوں مُڑ مُڑ سنڑا دا اے
میرے لئی کافی اے سہارا میرے پیر دا

دعائیہ منقبت

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے
قافلے دے ہتھ نال عقیدت گلیا جو نذرانہ ویکھو
باباجی لجپالی کردیاں موہڑہ شریف بلانڑاں ویکھو

مرشد دا نوری مکھڑا تک کے اپنا آپ لٹانڑاں ویکھو
باراں سال مشقت کر کے روحانی رُتبے پانڑاں ویکھو
سینے لاکے غوث بنڑا کے باباجی دا فرمانڑاں ویکھو
جا بچیاآوے ساری دنیا جتھے تیری ہونڑ ٹھیر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

نیریاں شریف دی بستی یارو، غوث الامت دی ہستی یارو
ذکر و درود دی مستی یارو، ہر دم خدا پرستی یارو
روضہ پاک تے سوہنڑی مسجد، کالج نے یونیورسٹی یارو
جنگل دے وچ رونق ویکھو جیویں ولیاں دا شہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

پیر صدیقی محبوب ربانی، سوہنڑی سیرت صورت نورانی
مرد کامل پیر لاثانی، قبلہ عالم دے دل دا جانی
ہر دم جس تے سایہ رکھدے، قاسم وزاہد غوث جیلانی
جس تھاں سونڑاں جلوہ رکھے، اُتھے رحمت دی لہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

اپڑاں آپ لٹائی جاندے، رب رسول منائی جاندے
حضرت جی نال کیتے ہوئے وعدے سارے نبھائی جاندے
دکھیارے تے مصیبت مارے اپڑیں کول بٹھائی جاندے
درد منداں نوں ایہ سینے لاونڑ، اپڑاں ہووے یا غیر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

ولی اللہ تے دشمن رب دے ازلاں توں ٹکراوندے ویکھے
بدعقیدہ سنی بن کے نمازاں وی پڑھاوندے ویکھے
جادو گر روپ پیری وچ جادو گری چلاوندے ویکھے
جادوگراں نوں رب دیاں ماراں رب دا انھاں تے قہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

سالکؔ پیر دانام بھی سونڑاں، اُچا مقام تے کام بھی سونڑاں
صاحب صدق وصفا دی خاطر، قاسم دادتا جام بھی سونڑاں
مظلوماں، مجبوراں تائیں، بنڑایاجو پلیٹ فارم بھی سونڑاں
صدیقی کارواں دے لئی اللہ دا انعام بھی سونڑاں
محی الدینؒ دے سارے مشن آب حیات دی نہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں داوَیر ہووے

منقبت بارگاہ والیٔ نیریاں شریف

اے میرے خواجہ نیریاں والے
منگتے تمہارے تیرے حوالے

اللہ نے تجھ پہ کرم کمایا، نبی پاک نوری رنگ چڑھایا
قاسمؒ پیر نے خوب نبھایا، پیاروں کا صدقہ ہمیں تو نبھالے
اے میرے خواجہ نیریاں والے

نفس و شیطان ہیں ویری ہمارے، دشمن ہو گئے بغض کے مارے
جیون بیتا تیرے سہارے، پہلے بچایا تھا اب بھی بچالے
اے میرے خواجہ نیریاں والے

دور سے در پہ آئے ہوئے ہیں، اجڑے دل بھی لائے ہوئے ہیں
درد و الم کے ستائے ہوئے ہیں، ڈوبتی نیّا پار لگا لے
اے میرے خواجہ نیریاں والے

علم کے دیپ جلائے گئے ہیں،عشق کے موتی لٹائے گئے ہیں
ہر سو جلوے پھیلائے گئے ہیں، تیرے نائب کے سب یہ اجالے
اے میرے خواجہ نیریاں والے

دید تیری ہے دید ہے رب کی، تیرا درشن عید ہے سب کی
آرزو سالکؔ نہ جانے کب کی، مرشد کا صدقہ پردہ اٹھا لے
اے میرے خواجہ نیریاں والے

نیریاں والڑیا

تیرا وسدا رہوے دربار نیریاں والڑیا
تیری اُچی سُچّی سرکار، نیریاں والڑیا

خلق نبی ﷺ تے رب دے جلوے ملدے نیں
جیہڑا پاوے تیرا دیدار، نیریاں والڑیا

فانی لے کے تے باقی دیوا دیویں
اے وکھرا تیرا کاروبار، نیریاں والڑیا

عشق نبی ﷺ جیہڑے جگ وچ ونڈدے نیں
انہاں عاشقاں دا سالار، نیریاں والڑیا

میرانؒ دے دربارے فرکال وی مل جاندی
جدوں جوڑ دیوں تو تار، نیریاں والڑیا

غوث پاکؓ تے باباجیؒ، داتاؒ، ہند ولیؒ
سارے ولیاں دا دلدار، نیریاں والڑیا

کرماں والے دید دی پیاس بجھاوندے نے
ہونڑ ساڈھا وی سینہ ٹھار، نیریاں والڑیا

جادوگر فرمنہ لکاؤندے پھر دے نیں
جدوں پے جاندی تیری مار، نیریاں والڑیا

علم وامن تے حکمت ساڈھا ورثہ اے
تیرے نور ٹی وی دی پُکار، نیریاں والڑیا

لکھاں نیں تیرے درتھیں شفاواں پایاں نیں
او سن سالکؔ جہے بیمار، نیریاں والڑیا

مرشد مرشد بول اے بندیا

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول
مرشد سونڑاں رب دا جلوہ مرشد تیرے کول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

نوری مکھڑا نور دا ہالا، سارا سراپا ہی برکت والا
زلف مبارک اکھ مستانی، کیڈھا سونڑاں ڈھول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

صورت تے شریعت دا پہرا، طریقت دا سنہڑے پایا سہرا
سیرت سونڑی نبی ﷺ دا اسوہ، اے ہستی انمول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

اعلیٰ اصول تے ضابطے والا، کاملاں دے نال رابطے والا
ہر دم جس تے غوثؒ دا سایہ، دل دیاں اکھیاں کھول

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

اپڑاں آپ لٹائی جاوے، رب رسول منائی جاوے
تھاں تھاں لگیاں رونقاں تک کے، پہانوں کر پر چول

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

عاشق جتھے ڈیرے لاؤندے، حاسد اُتھے فتنے اُٹھاؤندے
نصیب سڑا جے کوئی ملے تینوں، پڑھ لیا کر لاحول

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

جے تو چاہویں قرب ربانی، چُم مرشد دیاں تلیاں
چھوڑ تکبر بنڑ جا منگتا، بولی مرشد والی بول

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

باباجیؒ تے قبلہء عالمؒ داتاؒ خواجہؒ غوث الاعظمؒ
سالکؔ خالی کاسے پرسن، سِدھا رکھیں کشکول

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا

جگ نالوں وکھرا آستانہ میرے پیر دا
تائیوں گیت گاندا اے زمانہ میرے پیر دا

غزنوی غوث دے جام جتھے چل دے
لکھاں لوکی جنہاں دے دوارے اُتے پل دے
شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا

نوری نوری مکھڑے وچ جلوے سونڑی ذات دے
دلاں تے اثر ہوندے جہدی ہر بات دے
جہڑا ویکھے بنڑدا دیوانہ میرے پیر دا

روح دے بیمار جہڑے ایتھے ایڈمٹ ہوندے
او ہی فر حکیم بنڑن جو نظر نال فٹ ہوندے
نیریاں چہ کھلا اے دواخانہ میرے پیر دا

علم تے عرفان دے ادارے بنڑ گئے نیں
غریباں لئی خود ہی سہارے بنڑ گئے نیں
فقردا اے وکھرا پیمانہ میرے پیر دا

شان میرے نبی دی عرشاں توں بلند اے
بے ادب گستاخاں دے منہ کرو بند اے
گونجیاں ایواناں وچ ترانہ میرے پیر دا

خیر ہووے سوہنڑے دی اے سب دا عریضہ اے
مرشد مرشد کہنڑا اے تے سالکؔ دا وظیفہ اے
سینیاں نوں ٹھار دیوے مسکرانا میرے پیر دا

منقبت بارگاہ سلطان نیروی رحمۃ اللہ علیہ

نیریاں میں بٹتی ہے خیرات مدینے کی
رہتی ہے وہاں ہر دم گل بات مدینے کی

قبلہ عالمؒ کا شہزادہ ہے ساقی میخانہ
ہوتی ہیں سدا ان پہ عنایات مدینے کی

کیا سیف نگاہی ہے جس پہ وہ نگاہ ڈالے
بس جاتی ہے اس دل میں اک ذات مدینے کی

آتے ہیں تہی دامن جو جھولیاں پھیلائے
لے جاتے ہیں بھر بھر کے برکات مدینے کی

رحمت کے آوازے ہیں کئی نکمے نوازے ہیں
لے جاؤ طلب گارو سوغات مدینے کی

غزنویؒ کا دوارہ ہے کیا خوب نظارہ ہے
رحمت کا فوارہ ہے برسات مدینے کی

مرشد کی معیت میں جو سالکؔ نے گزاریں تھیں
دن ہی ہوتا تھا ہر رات مدینے کی

علاؤالدین ولیوں میں

علاؤالدین ولیوں میں اعلی مقام رکھتے ہیں
جو اپنے نام کی مانند فکر وکام رکھتے ہیں
فرمایا غوث الامت نے مری چابی انھیں دے دو
ولایت کے خزانوں کا یہ اذنِ عام رکھتے ہیں

خدا کا قرب ملتا ہے اور محبت کملی والے کی
بدلتا دیتا ہے تقدیریں وہ ایسا جام رکھتے ہیں
دوارے پہ لگا رہتا ہے میلہ آنے والوں کا
سب ہی فیض پاتے ہیں فیض عام رکھتے ہیں

دکھیارے کو ملتی ہیں شفائیں بھی عطائیں بھی
بھرے دامن سوالی کا یہ وہ انعام رکھتے ہیں

میخواروں کی جھرمٹ میں شب کو دن بناتے ہیں
سحر سے بھی جو روشن ہو ایسی شام رکھتے ہیں

گرتے کو اٹھا دینا اجڑے کو بسا دینا
یہ سالکؔ اپنے منگتے کو ہمیشہ تھام رکھتے ہیں

میرے مرشد میری سرکار

میرے مرشد میری سرکار علاؤالدین صدیقی
میرا سینہ وی ہوئڑاں اے ٹھار علاؤالدین صدیقی

لکھاں دل تڑپدے نیں تیری دید الفت لئی
تو ہی دلبر تو ہی دلدار علاؤالدین صدیقی

عصیاں دے سمندر وچ ایہ غوطے پئی کھاندی اے
ڈبی بیڑی میری وی تار علاؤالدین صدیقی

غماں دے ماریاں دے لئی ایہ سکھ دا سائباں تواِیں
ہے ساڈھا ملجا و غمخوار علاؤالدین صدیقی

نسبت دی لڑی جیہڑی ملدی جاکے میراں نال
اوٹُٹی جوڑ دے تو تار علاؤالدین صدیقی

نبی دی عزت وناموس دے جنھاں جھنڈے اٹھائے نیں
اونھاں دا قافلہ سالار علاؤالدین صدیقی

مدینے وچ جو دن گزرے او بہتے یاد آؤندے نیں
لے جا سالکؔ نوں فر اک وار علاؤالدین صدیقی

جگ تے دُھماں پیاں

سارے جگ تے دھماں پیاں سوہنڑے غزنویؒ سردار دیاں
ولیاں وی شاناں دسیاں سوہنڑے غزنویؒ سردار دیاں

مدنی بغدادی اشارہ پایا قاسم موہڑویؒ کول بلایا
مرشد نظام الدیںؒ دا دِتا سرہندیؒ اک جام پلایا
پیر زاہدؒ آکھے جھنڈا لاکے کیا باتاں دربار دیاں

اوہ وادی اے کرماں والی وسے جتھے نیریاں دا والی
سوہنے صدیقی باغے دا اللہ آپ بنڑایا مالی
روضے پاک تے ہر دم وسدیاں بارشاں نور انوار دیاں

نوری مکھڑا نور دا ہالا سارا سراپا ہی برکت والا
زُلف مبارک اکھ مستانی جبہ دستار دوشالہ
انج تے ٹوپی سوہنڑی لگدی کیا شاناں دستار دیاں

حال جمال دا مظہر بنڑایا اپڑاں جانشین
صورت نوری سیرت نوری اسم علاؤالدین
لکھاں دلاں دی دھڑکن نئیں ریساں اس سالار دیاں

سالکؔ تے اوکھا ویلا آیا غزنویؒ غوث نے کرم کمایا
رب دی دتی طاقت ویکھی ہر بلا نوں دور ہٹایا
سردے سائیں سرتے آکے رکھیاں لجّاں لاچاردیاں

گلاں نیریاں والے پیر دیاں

آؤ سیو رل کریئے گلاں نیریاں والے پیر دیاں
دھماں دھمیاں چار چوفیرے غزنی تے کشمیر دیاں

عشق نبی ﷺ دے جام پلاوے ہر دم اللہ اللہ پڑھاوے
مٹّھیاں مٹّھیاں سوہنڑیاں گلاں دلاں نوں جا چیر دیاں

نوری مکھڑا نور دا ہالہ سارا سراپا ہی برکت والا
لکھاں دلاں تے پیئاں چمکاں اس نوری تصویر دیاں

غزنویؒ جاؤ ہونڑ اپنے ڈیرے خلقت آوے جھتے چار چوفیرے
دنیا ساری دیندی گواہی باباؒ دی تعبیر دیاں

غزنوی غوثؒ نے کرم کمایا مرشد میرے نوں سینے لایا
اپڑیں ہتھیں چابیاں دتیاں ولایت دی جاگیر دیاں

علم و ادب دے دیپ جلائے درد منداں دے درد ونڈائے
ساری دنیا خیراں منگے سالکؔ تیرے پیر دیاں

عشق کے گلشن کھلائے

عشق کے گلشن کھلائے پیر علاؤالدین نے
فیض کے دریا بہائے پیر علاؤالدین نے

دنیا داری مئے نوشی میں جو سراپا غرق تھے
خواب غفلت سے جگائے پیر علاؤالدین نے

راہ بھٹکے منزل اٹکے بامراد ہو گئے
مثنوی کے درس سنائے پیر علاؤالدین نے

حب خدا عشق نبی ﷺ سے دل منور ہو گئے
جام نظروں سے پلائے پیر علاؤالدین نے

میلاد نبی ﷺ یاد نبی ﷺ اصحابؓ و آلؓ نبی
عشق نبی میں سب بلائے پیر علاؤالدین نے

غریب مکاں پانی کو ترسے فیض مرشد واں جابر سے
پانی کے چشمے چلائے پیر علاؤالدین نے

روتی ہوئی آئی مائیں نسل نو کیسے بچائیں؟
دیپ علم کے جگائے پیر علاؤالدین نے

حب نبی ﷺ ادب نبی ﷺ ان کے بناں منزل نہیں
نور سے خطبے سنائے پیر علاؤالدین نے

کس قدر نہ جانے سالکؔ با نصیب ہو گئے
تجھ جیسے لاکھوں نبھائے پیر علاؤالدین نے

جیوے میرا پیر سوہناں

جیوے میرا پیر سوہنڑاں سوہنڑاں مکھڑا نورانی اے
نیریاں والے دی ساری دنیا دیوانی اے

جیوے میرا پیر سوہنڑاں وا کرم دی چلدی اے
غزنویؒ لنگر تے ویکھو دنیا پلدی اے

جیوے میرا پیر سوہنڑاں باباؒ کرم کما گئے نیں
اپڑیں شہزادے نوں شیخ العالم بنا گئے نیں

جیوے میا پیر سوہنڑاں پھل قدماں توں وارے نیں
قدماں چوں نہ اٹھیو انھاں ڈبے ہوئے تارے نیں

جیوے میرا پیر سوہنڑاں کی فکر سالکؔ اے
رب رسول ﷺ تیرا نالے مرشد مالک اے

مرشد پاک کی آمد کے موقع پر

ماہیے

آسمانی مینہ وریا
مرشد دی نظر جس تے سوں رب دی او ہی تریا

دودھ کڑیا ڈُل جاندا
بے وفا مرشد دا ککھاں وانگوں رُل جاندا

اے سودا نصیباں دا
پیر صدیقی سونڑا لجپال غریباں دا

سوہنا مکھڑا نورانی اے
نیریاں والی دی ساری دنیا دیوانی اے

پھل قدماں توں وارے نیں
قدماں چوں نہ اُٹھیو انھاں ڈبے ہوئے تارے نیں

دکھ اونھاں دے مُک جاندے
جیہڑے سوہنے مُرشد دے دامن وچ لُگ جاندے

ڈھیرے عاشقاں نے لائے ہوئے نیں
نیریاں تو نیریاں والے اج محفل وچ آئے ہوئے نیں

کوئی شربت کھنڈ دا اے
سراپا مرشد دا پیا نور ونڈدا اے

مالکاں آپ بلائے ہوئے نیں
نیریاں وچ نیریاں والے اَج کرم کمائے ہوئے نیں

رحمت دا اِشارا اے
سالکؔ لئی کعبے وانگوں مرشد دا دوارا اے

کیا ہی کرم ہے

کیا کرم ہے کیا بتائیں غزنویؒ سرکار کے
چاہنے والے من کی پائیں غزنویؒ سرکار کے

اللہ اللہ اپنے کرم سے بھر دیتا ہے ان کی جھولیاں
جو بھی بن کے منگتے آئیں غزنوی سرکار کے

اولیائے کاملیں سے جو پوچھیں کامل کا پتا
وہ پکڑ قدموں میں لائیں غزنوی سرکار کے

پاک و عرب، یورپ و کشمیر اور افغان کیا
سب کے سب قدموں میں آئیں غزنوی سرکار کے

اللہ اللہ کا ہے ورد اور نفی اثبات کا
جانشیں وہاں خود پڑھائیں غزنوی سرکار کے

سائبانِ نور بن کر آتے وہاں ہیں اولیاء
مستانے جہاں محفل سجائیں غزنوی سرکار کے

سیدی ومرشدی غزنوی و موہڑوی
خادم سب نعرے لگائیں غزنوی سرکار کے

مرشدی لجپال صدیقی جنہیں ریفر کریں
سالکؔ وہ ہی نبھائے جائیں غزنوی سرکار کے

صدیقی فیضان

پیر صدیقی کا فیضان ہے فیضان
منکر تیری مرضی ہے کہ تو مان

حق سچ کے جو دشمن ہیں کرتے ہیں مکاری
بہروپیے بن بن کے پھیلاتے ہیں ہیں بیماری
آکے تیرے ''نور'' نے بچایا ہے ایمان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

فرمان یہ حق کا ہے کہ بیٹی ہے رحمت
پر دین سے دوری ہو تو بن جاتی ہے زحمت
اک آس ہے والد کی، کہ کالج کا اعلان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

مجبور و لاچار و بے بس مائیں
اُٹھتی تھیں تیری جانب ہی جن کی نگاہیں
ان ماؤں کا رکھا ہے تو نے ہی تو مان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

پھر آئی ہے بہار شریعت کے چمن میں
کھل گئے ہیں پھول طریقت کے من میں
ہے غزنوی سرکار کی عظمت کا نشان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

خطبے تیری عظمت کے سناتے ہی رہیں گے
اور مال بھی دل والے لٹاتے ہی رہیں گے
سالکؔ کے ہاں کچھ بھی نہیں حاضر ہے یہ جان
اے پیر صدیقیؔ تیرا فیضان ہے فیضان

(محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج بر لے انگلینڈ کی افتتاحی تقریب میں پیش کی گئی)

نور ٹی وی آ گیا

شور برپا ہے جہاں میں نور ٹی وی آ گیا
حور و ملائک کی زباں میں نور ٹی وی آ گیا

مشرق و مغرب فضائے دہر میں اک دھوم ہے
سرمدی حفظ و اماں میں نور ٹی وی آ گیا

مسلک حق و صداقت سنیت کا پاسباں
باطل شکن، کوئے جناں میں نور ٹی وی آ گیا

دیکھئے ہر سو نظارا نور کی برسات کا
سرگوشیاں ہیں آسماں میں نور ٹی وی آ گیا

مثنوی کا سوز قرآن و سنت کی بہار
شعلہ فگن پیر و جواں میں نور ٹی وی آ گیا

ذکر خدا، نعت نبی ﷺ، حسن ولایت کا امیں
حسن کے بحر رواں میں نور ٹی وی آ گیا

جذبۂ عشق نبی ﷺ، بارانِ رحمت ِسرمدی
نور پھیلانے جہاں میں نور ٹی وی آ گیا

ہر طرف موج طرب ہر دل میں ہے ذوق طلب
عشق کے اک کارواں میں نور ٹی وی آ گیا

جلوۂ حسن نبی ﷺ اور سیرت اہل کمال
توصیف ختم مرسلاں میں نور ٹی وی آ گیا

نور ٹی وی! ہر صدا تیری ہے اتری روح میں
کیا ہی دل بستہ بیاں میں نور ٹی وی آ گیا

جھگڑے مٹے اور دل ملے ذاکر زباں و روح ہوئے
میکدے میں سب فغاں ہے نور ٹی وی آ گیا

رقص میں اہل جنوں ہیں وجد میں ارباب ہوش
ہے صدا بس انس و جاں میں نور ٹی وی آگیا

عمر عزیز ضائع ہوئی بے نور ہوئے شام و سحر
دیتا صدا اپنی زباں میں نور ٹی وی آگیا

پیر صدیقی تیری تدبیر ہے کتنی جمیل
نور برساتا زماں میں نورٹی وی آگیا

سالکؔ یہی راہ خدا ہے اور یہی کہتے چلو
مصطفیٰ ہیں دو جہاں میں نور ٹی وی آگیا

(نورٹی وی کی دوسری سالگرہ کے موقع پر جامع محی الاسلام برمنگھم میں پڑھا گیا)

مخلص مرید

نور چہرے پہ تو آنکھوں میں حیا ہوتا ہے
جان ودل سے جو مرشد پہ فدا ہوتا ہے
یہی دستور رہا ہے ازل سے بقا والے کا
پہلے وہ رہبر کی اداؤں میں فنا ہوتا ہے
طلب صادق جو لیے بیٹھا ہو درِ جاناں پر
کب وہ دیوانہ بلاؤں سے ڈرا ہوتا ہے
نگاہ مرشد کامل یو ں بھی نظر آتی ہے
پیار کرتے ہیں اپنے دشمن رسوا ہوتا ہے

ہو دعویٰ ارادت کا اور شکوے بھی رکھے جاری
وہ نکما بھی اندر سے مرا ہوتا ہے

مرشد سے تری نسبت پھر مرشد کی مرشد سے
سلسلہ یوں ہی محبت کا جُڑا ہوتا ہے

یہ حسنِ عقیدت سے ملتا ہے شرف سالکؔ
ہو اگر دور بھی قدموں میں پڑا ہوتا ہے

سیف الملوک کے انداز میں

ساری حمد رب سچے دی جس نیں ایہ کرم کمایا
جنھاں نوں تاج ولایت دتا انھاں دی قدمی لایا

پیر میرااے نیریاں والا وسدا وچ کشمیر اے
سیرت سوہنڑی سوہنڑیاں والی صورت بدرمنیر اے

والئ نیریاں نوں رب بخشی واہ واہ شان نرالی
اپنڑیں منگتیاں دی او کردے ہر ویلے رکھوالی

شیخ عالم پیر لاثانی ولیاں دا نقیب اے
داتا، خواجہ، غوث الاعظم رومی دا ساتھ نصیب اے

تو خاکے ایہہ اے افلا کے اتے تینوں ایویں پینڑ پلیکھے
ایہ لجپالی مرشد دی اے جے اوقدمی رکھے

خوشیاں دے تے سارے بنڑ دے پر ایہ غماں دے سانجے
لے کے دکھ دکھیارے کولوں چولی پھل خوشی دے پاندے

ناں علم تے عمل تیرا ناں کجھ تیرے پلے
سالکؔ صدقہ پیر تیرے دا ہورئی اے بھلے بھلے

پنجابی منقبت مرشد دے دوارے

مرشد دے دوارے اسیں آؤندے رہواں گے
سُتّے ہوئے لیکھاں نوں جگاؤندے رہواں گے

رب نوں مناؤنڑ دے گُر مِل دے
دل دیاں تاراں نوں سُر مل دے
اللہ اللہ ورد پکاؤندے رہواں گے

پیر صدیقی سوہنا پیر لجپال اے
جشن میلاد مناؤندے ہر سال اے
سوہنڑیں سنگ جشن مناؤندے رہواں گے

نبی ﷺ نبی ﷺ کہندیاں رب مل دا
رب مل جاوے تاں سب مل دا
آقا ﷺ نوں وسیلہ بناؤندے رہواں گے

آیا ہویا مال کس تھاں لگدا
جس دے ناں آیا اسے ناں لگدا
پیر دے اشارے تے لٹاؤندے رہواں گے

عشق دے سکول دے اصول وکھرے
زمیں اسماں عرض و طول وکھرے
عشق دیاں خیراں آکے پاؤندے رہواں گے

سالک سوہنڑیں پیر دی امنگ بنڑ کے
غزنوی غوث دا ملنگ بنڑ کے
سوہنڑیں دیاں شاناں سناؤندے رہواں گے

دوہڑے

ناں لے کے تیرا لنگھ پار جانڑاں مینوں آسرا تیرے نام دا اے
تیرے فضل بناں رب سائیاں نئیں بندہ کسے وی کام دا اے
الف لام تھیں لیکے والناس توڑیں ہر حرف رب دے کلام دا اے
سالکؔ سمجھ قرآن دی آؤنڑ لگ پئی اے فیض صدیقی جام دا اے

بندہ رب دا تے امتی رسول دا توں، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
نعمتاں ملیاں فانی تے لافانی، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
دین دنیا سنوارن لئی اسباب دتے، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
پیر صدیقی سالکؔ پیر تیرے، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی

ہووے نصیب ایمان تے عشق تقویٰ، تینوں تیرے کرم دا واسطہ ای
روح رہوے زندہ آباد ہر دم، سونڑیں نبوی حرم دا واسطہ ای
نقش دل وچ کردے اسم اللہ، عرش، لوح وقلم داواسطہ ای
باطن سالکؔ دا ہووے پر نور ربا، مرشد شیخ عالم دا واسطہ ای

❁

رب سوہنڑے دے سوہنڑے فقیراں دے، فیضان نرالے ہوندے نیں
سیرت سوہنڑی تے صورت نورانی، جمال نرالے ہوندے نیں
عاماں وچہ وی بیٹھ کے خاص لگدے، کمال نرالے ہوندے نیں
سالکؔ جے نکمے تے مندڑے، انہاں آپ سنبھالے ہوندے نیں

❁ ❁ ❁

شجرہ طیبہ نقشبندیہ صدیقیہ مجددیہ

اے خدا و ندا تو ذات کبریا کے واسطے
رحم فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

حضرت صدیقؓ و سلمانؓ قاسمؒ و جعفرؒ امام
بایزیدؒ و بوالحسنؒ صاحبِ عطا کے واسطے

بو علیؒ یوسفؒ جمیل و عبد خالقؒ کے طفیل
خواجہ عارفؒ شیخ محمود الثناء کے واسطے

شیخ عزیزان علیؒ بابا سماسیؒ شاہ کلالؒ
شاہ بہاؤالدینؒ، علاؤالدینؒ ضیاء کے واسطے

خواجہ یعقوبؒ و عبیداللہ شاہؒ زاہد ولی
محمد درویشؒ محمد مقتداؒ کے واسطے

باقی باللہؒ و مجدد الف ثانیؒ شاہ حسینؒ
عبدباسطؒ عبد قادرؒ پارسا کے واسطے

فغنوی محمودؒ، عبد اللہؒ، عنایت شاہ ولیؒ
حافظ احمدؒ عبد الصبور الاتقیاء کے واسطے

گل محمدؒ خواجہ عبد الغفورؒ، عبد المجیدؒ
خواجہ عبد العزیزؒ الاصفیاء کے واسطے

خواجہ سلطان الملوکؒ و شاہ نظام الدین ولیؒ
محمد قاسمؒ موہڑویؒ غوث الوریٰ کے واسطے

غلام محی الدینؒ مرد حق نما ظل الہٰ
پیر ثانیؒ واقف سر خدا کے واسطے

بخشو ہم سب کے گناہ اور کر خطاؤں کو معاف
پیر علاؤالدین مقبول الدعا کے واسطے

قرب اپنا اور ثبات دائمی تائید غیب
کر عطا ان نقشبندی اولیاء کے واسطے

ہے دعا یہ تمام جملہ خلفاء و خدام
اپنے مرشد پہ فدا رب کی رضا کے واسطے

صلوٰۃ وسلام مع القیام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اہلِ ایمان پہ رہتی ہے اُن کی نظر
عشق والوں کی قربت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں جن کے در پہ مہمان بنیں
حق تعالیٰ کی رحمت پہ لاکھوں سلام

دید خیرالوریٰ عید عشاق کی
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

حق نے کر دی ہے دنیا تیرے سامنے
علم غیب نبوت پہ لاکھوں سلام

عیبی پاتے جہاں ہیں بخششوں کی نوید
اُن کے در کی زیارت پہ لاکھوں سلام

آئیں گے وہ قبر میں دینے حوصلہ
اُمتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

کعبے کی چھت پہ جھنڈے لہرائے گئے
جشنِ عید ولادت پہ لاکھوں سلام

نامِ عبداللہؓ سے ہی گواہی ملے
قائمِ دین فطرت پہ لاکھوں سلام

امن ورحمت سے دُنیا کے دامن بھرے
آمنہؓ تیری رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کی کٹیا بنی خَلق کا آستاں
سعدیہؓ کی سعادت پہ لاکھوں سلام

جو اُن سے ملا وہ خُدا سے مِلا
یعنی اصحابؓ عترتؓ پہ لاکھوں سلام

اِشارہ پاتے ہی سب کچھ لُٹاتے رہے
تاجدار صداقت پہ لاکھوں سلام

وہ عمرؓ جنھیں رب سے لیا مانگ کر
اُن کی شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

وہ عثمانؓ جو جامِ قرآں ہوئے
جن کی جاری تِلاوت پہ لاکھوں سلام

قاسمِ علم و حکمت ہیں مولا علیؓ
مظہر شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

سیدہ طیبہؓ فاطمہؓ زھرا
مادرِ کل اِمامت پہ لاکھوں سلام

جن کے گھر پر فرشتے کریں نوکری
بابِ نورِ وِلایت پہ لاکھوں سلام

جن کی پاکی کا قرآں قصیدہ پڑھے
امی عائشہؓ کی عصمت پہ لاکھوں سلام

توہینِ سیدہؓ سے منافق کا پردہ کھُلے
اُن کی عرشی و کالت پہ لاکھوں سلام

یا اِمام حسنؓ واہ مقامِ حسنؓ
تیری حُسنِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

دین احسان مند ہے تیرا یا حُسینؓ
تیری بے مثل خدمت پہ لاکھوں سلام

آقا ﷺ کربل گئے ہیں جنھیں دیکھنے
اُن کی دادِ شجاعت پہ لاکھوں سلام

سب یزیدی جفائیں ہی مٹتی رہیں
تیری قائم اِمامت پہ لاکھوں سلام

تیرے ہر جاں نثار پہ بے حد درود
ثانی زہراؓ کی جُرئت پہ لاکھوں سلام

جن کے در پہ وِلایت کے لنگربیٹیں
غوثِ اعظمؒ کی عزت پہ لاکھوں سلام

علم وعرفاں سے لبریز ہے جن کا کلام
مولانا رومیؒ حضرت پہ لاکھوں سلام

بوحنیفہؒ و احمدؒ مالکؒ و شافعیؒ
سب کی اعلیٰ فراست پہ لاکھوں سلام

عقائدِ حق کی سرحد پہ پہرے دیئے
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

قاسمِؒ فیضِ حق، محی الدینؒ ولی
کاملانِ طریقت پہ لاکھوں سلام

پیر ثانیؒ ہر دم لاثانی رہے
جن کی جاری رفاقت پہ لاکھوں سلام

زاہدؒ بے رِیا صبر کے بادشاہ
جنکی سب خو وخصلت پہ لاکھوں سلام

پیر صدیقی صاحبِ صدق و صفا
راز دار حقیقت پہ لاکھوں سلام

نسبتوں کا جہاں عظمتوں کا نشان
مادر اہلِ نسبت پہ لاکھوں سلام

شیخ عالم سیدی نقیب اولیاء
سالکؔ تری نسبت پہ لاکھوں سلام

ختم خواجگان شریف

ختم خواجگان ان اسمائے حسنٰی اور کلماتِ ذکر کے مجموعے کا نام ہے جنہیں حضرات اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اپنا ورد و وظائف بنائے رکھا، اور بارگاہ خداوندی میں انہیں بوسیلہ نبی کریم ﷺ درجات کی بلندی نصیب ہوئی۔ دعائیں قبول ہوئیں، اور مصائب وآلام سے رہائی نصیب ہوئی ختم شریف شروع کرنے سے پہلے فاتحہ شریف برائے ایصال ثواب حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہم سلسلہ عالیہ پڑھنا نہ بھولیں۔ آداب کا خاص خیال رکھیں۔ باوضو ہوکر سر ڈھانپ کر دوزانو یا چوکڑی مار کر بیٹھیں۔ بغیر عذر شرعی گھٹنے کھڑے کر کے اور ٹیک لگائے بیٹھنا خلاف ادب ہے جس جگہ ختم شریف پڑھا جائے اس کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ خوشبو لگائی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ختم شریف مل کر دھیمی آواز سے پڑھیں۔ دل ودماغ سے دنیاوی خیالات دور کرتے ہوئے قلب وذہن کو اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر رکھیں۔ شجرہ شریف کے بعد ذکر لا الہ الا اللہ پھر لاالہ الا اللہ، الا اللہ الا اللہ کا تکرار میں اور پھر اللہ ھو کے ورد میں خوب اپنے دل پر ضربیں لگائیں۔

ختم خواجگان شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم	100مرتبہ	اَللّٰھُمَّ یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضُ	100مرتبہ
درود شریف	100مرتبہ	یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ	100مرتبہ
سورہ فاتحہ شریف	100مرتبہ	یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابُ	100مرتبہ

سورہ الانشرح	100مرتبہ	یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا	100مرتبہ
سورہ اخلاص	1000مرتبہ	یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ	100مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	100مرتبہ	یَامُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ	100مرتبہ
یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	100مرتبہ	یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	100مرتبہ
یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	100مرتبہ	یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	100مرتبہ
یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ	100مرتبہ	اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	100مرتبہ
یَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	100مرتبہ	یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ	100مرتبہ
یَالَطِیْفُ یَاقَوِیُّ یَاعَزِیْزُ	100مرتبہ	اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	100مرتبہ
		آمین	100مرتبہ
		دُرود شریف	

(چند منٹ مراقبہ) محفل ذکر ہر ذکر چند بار کریں۔

(1) لاالہ الا اللہ (پہلے بلاتکرار اثبات بعد میں اثبات کے تکرار سے)

(2) الا اللہ

(3) اللہ ھو

استغاثہ بارگاہ سرورِ دو عالم قاسم جنت وکوثر ﷺ

ختم خواجگان کے بعد عموماً نعت خوانی اور منقبت خوانی کی روٹین قائم ہے حضور شیخ العالم سیدی دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں میں رہنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ آپ سے اٹھتے، بیٹھتے بکثرت یہ کلمات استغاثہ سنے جاتے ہیں۔

اغثنی   یا   نبی   اللہ   اغثنی

اغثنی   یا   حبیب   اللہ   اغثنی

اور Peterborough جہاں آپ کے جان نثار کثرت سے آباد ہیں وہاں بہت پہلے ایک موقع پر ختم خواجگان پڑھنے کی اجازت دیتے ہوئے اغثنا یا رسول اللہ ﷺ بھی پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ لہٰذا برادران طریقت اگر مندرجہ بالا کلمات کے ورد کے بعد حضور شیخ العالم سیدی ومرشدی کا کلام جس میں آپ نے بارگاہ سرور کونین ﷺ میں استغاثہ کیا ہے بھی پڑھ لیا کریں۔ تو مرشدی وسیلہ سے نبی کریم ﷺ کی روحانی توجہ جلد نصیب ہوجائے گی۔

انشاء اللہ اب پوری توجہ سے اپنے آپ کو بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر رکھتے ہوئے اپنے مرشد کریم کے الفاظ اور اپنی آواز کے ساتھ حاضری لگوائیں۔ انشاء اللہ قبولیت یقینی ہے۔

کلام

اے حبیب ﷺ کردگار اپنا بنا
ہوگیا ہوں دل فگار اپنا بنا

کٹ گئے دن زندگی کے لہو میں
روح کی سن لے پکار اپنا بنا

جان ودل تاریک ہیں عصیاں کثیر
یا کریم ﷺ و غم گسار اپنا بنا

غیر کے قبضے سے دل آزاد کر
اے دلوں کے تاجدار اپنا بنا

اپنی چاہت جستجو اور آرزو
ہو عنایت بار بار اپنا بنا

معتکف ہوں شاہ کی دہلیز پر
دید کا ہوں طلبگار اپنا بنا

قرب کی لذت سے کیوں محروم ہیں
جان ودل ہیں اشک بار اپنا بنا

کچھ نہیں صدیقی نسبت کے بغیر
بس یہی دار القرار اپنا بنا

مرشدی آستانہ سلامت رہے

مرشدی آستانہ سلامت رہے
بخششوں کا بہانہ سلامت رہے

قادری چشتی میخوار جھومیں جہاں
نقشبندی میخانہ سلامت رہے

ہیں نیریاں میں فیض کی نہریں رواں
وہ مصدر خزانہ سلامت رہے

نگاہ سے پڑھانا اور دعا سے نبھانا
یوں بگڑی بنانا سلامت رہے

شربت دید سے پیاس بجھتی ہے
در جاناں پہ آنا سلامت رہے

وہ نظر جس سے سینہ مدینہ بنے
وہ نظر یہ نشانہ سلامت رہے

مئے عشق سالکؔ جو ہیں پیتے پلاتے
وہ ساقی پیمانہ سلامت رہے

دعا

نہایت عجز وانکساری اور خشوع وخضوع سے اپنے خالق ومالک کے حضور اپنے ہاتھوں کا کشکول بناتے ہوئے گدایانہ انداز میں دست دعا بلند کریں۔

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا و مولانا محمد وبارک وسلم، ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم، ربنا تقبل منا کما تقبلت من عبادک الصالحين يا اله العالمين، يا رحمن الدنيا، يا رحيم الآخرة.

یا اللہ کریم ہم گناہ گاروں کا یہ عمل محض اپنے فضل وکرم اور مقبولان بارگاہ کی ادا کی برکت سے اسے اپنی بارگاہ الٰہی میں قبول فرما۔اس کلام واہتمام کا ثواب ہدیۃً وتحفۃً سید العالمین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، غم خوارِ دوجہاں، شفیع مجرماں، سیدنا محمد ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں ان کے مقام کے مطابق اپنی شان کے لائق انھیں عطا فرما۔آپ ﷺ کے وسیلہ سے تمام انبیاء علیہم السلام و رسل کی مقدس ارواح کے حضور پیش کرتے ہیں۔آپ ﷺ کے صدقے آپ ﷺ کے والدین کریمین آپ ﷺ کے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی امت کے علماء اور ملت کے تمام اولیاء کاملین کی باعظمت ارواح کاملہ کے حضور پیش کرتے ہیں قبول فرما۔

سرکار دوجہاں ﷺ کے وسیلہ سے بالخصوص غوث صمدانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور تمام سلاسل کے اولیاء کے حضور بالخصوص حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا

گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ، موہڑہ شریف اور حضور قبلہ عالم سیدی خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے حلقہ اولیاء جن وانس کی ارواح کاملہ کے حضور پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ اس مقبول وسیلہ سے صاحب خانہ کے خاندان کے جملہ مرحومین، دوست احباب، جو بھی عالم برزخ میں ہیں انھیں پیش کرتے ہیں ان کے گناہ معاف فرما۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ مولائے کریم اس گھر میں رحمتیں نازل فرما مشکلیں، بیماریاں دور فرماتے ہوئے روحانی اور گھریلو سکون عطا فرما، نیک تمنائیں پوری فرما۔ پوری محفل پہ رحم وکرم فرماتے ہوئے ہم سب کے گناہ معاف فرما اور دعائیں قبول فرما۔ حضور شاہ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا صدقہ ہمارے مرشد کریم قبلہ حضرت دامت برکاتھم العالیہ کو صحت عطا فرما آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پہ سلامت فرما آپ کا ظاہری اور باطنی فیضان بھی عطا فرما۔ دین کی ترویج واشاعت کے ہر مرحلہ میں ان کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جس نے آج تک آپ کے حکم پر کارِ خیر میں حصہ لیا اس کے جان ومال، عزت وآبرو میں اضافہ فرما۔ اگر دنیا سے چلا گیا ہے تو مغفرت نصیب فرما۔ ہم سب کی دنیا وآخرت بہتر فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت، بلا محنت بلا مشقت، بلا حساب عطا فرما۔

آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علی حبیبه سیدنا محمد وعلی آله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین.

کچھ مصنف کے بارے میں

(ازقلم محمد عتیق یاسر، کوآرڈینیٹر صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس)

دنیا میں کسی شخص کی عزت و احترام کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے کہ وہ کسی نامور، روحانی اور مذہبی خانوادے کا فرد ہو، کسی مسلّمہ علمی شخصیت کا عزیز ہو، اور کسی ممتاز ادیب وخطیب کا جگر گوشہ ہو۔ اس طرح کی کوئی بھی نسبت اس شخص کیلئے عزت و وقار کی دائمی سند کا درجہ رکھتی ہے، دنیا بھر میں اس طرح کا کوئی بھی حوالہ لائق توجہ سمجھا جاتا ہے اور افراد معاشرہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور عظیم نسبتوں کی بدولت اسے وہ عزت اور وقار دیتے ہیں کہ کسی دنیا دار کو وہ مقام نہیں ملتا۔

دوسری جانب اگر وہ شخص ان نسبتوں کے ساتھ ساتھ خود بھی روحانی، علمی اور ادبی حیثیت کا حامل ہو تو یہ نورٌ علی نور ہے اور بڑے باپ کا بیٹا ہونا، عظیم ماں کا فرزند ہونا، جلیل القدر خانوادے کا فرد ہونا باعث سعادت تو ہے مگر کسی امتحان اور آزمائش سے بھی کم نہیں ہوتا کیوں کہ وراثت میں ملنے والی ان عظیم نسبتوں اور سعادتوں کی لاج رکھنا اور تحفظ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

عصر حاضر میں انہی کمالات سے بھرپور، علمی و روحانی شخصیت علامہ محمد نواز صدیقی ہزاروی کی ہے جو نہ صرف وراثت میں ملنے والی عظیم نسبتوں اور سعادتوں کے وارث ہیں بلکہ اپنے مرشد گرامی کی خاص توجیات کی بدولت خود بھی خاص علمی و روحانی مقام پر فائز ہیں ۔آپ ایک عظیم باپ استاذ الاساتذہ عالم ربانی، پیکر اخلاص

و وفا الحاج مولانا پیر عبد الغفور نقشبندیؒ المعروف استاد جیؒ کے حسین خوابوں کی جگمگ کرتی نورانی تعبیر ہے۔قبلہ استاد جیؒ کا کیا کہنا بقول شاعر

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یا رب رہنے والے ہیں

قبلہ استاد جیؒ نے اپنی حیات ظاہری میں روحانی درجات میں اعلیٰ مقام تک رسائی کے ساتھ ساتھ خدمت دین اور خدمت انسانیت کے لئے جس قدر حسین افکار و نظریات کو سامنے لایا اسے عملی جامہ پہنانے کیلئے علامہ محمد نواز سالکؒ ہزارویؒ کی شخصیت سامنے آئی۔

علامہ ہزارویؒ کی ولادت 08 اپریل 1967ء کو ہوئی۔ابھی بچپنہ ہی تھا کہ والدہ محترمہ داغ مفارقت دے گئیں۔ والد گرامی نے ممتا والا پیار بھی دیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کرنے کے بعد دنیائے اسلام کی عظیم درسگاہ حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے زیر سایہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کا رخ کیا۔اللہ پاک نے والد گرامی کی دعاؤں سے آواز اور انداز سے ایسا نوازا کہ زمانہ طالبعلمی میں ہی ثناء خوانی اور خطابت کے چرچے ہونے لگے۔اپنے تعلیمی کیریئر کے دوسرے سال میں ہی تھے کہ لالہ موسیٰ میں ایک محفل پاک میں قبلہ سیدی و مرشدی حضور شیخ العالم الحاج پیر محمد علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی سے پہلی مرتبہ زیارت و ملاقات ہوئی۔بعد ازاں اپنے والد گرامی کے حکم ومشورہ پر رمضان المبارک میں استخارے کے بعد پنڈ دادنخان کے نواحی علاقہ اعظم پور میں باقاعدہ آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد دین کی خدمت کی غرض سے داتا کی نگری لاہور کا رخ کیا جہاں پر ایک مرکزی جامع مسجد میں خطابت کے ساتھ

ساتھ پورے پنجاب میں پروگرامز کا سلسلہ چل پڑا بعدازاں قبلہ والد گرامی اور لجپال مرشد کریم کی حسین دعاؤں اور نگاہوں کے جھرمٹ میں کمال عروج نصیب ہوا۔مرشد کریم کے حکم پر 22 اپریل 1998ء کوترویج دین کی اشاعت وتبلیغ کیلئے برطانیہ کا رخ کیا۔ برطانیہ میں Peterborough کی عظیم جامع مسجد فیضان مدینہ میں بحیثیت خطیب 18 سال سے پیغام مرشد کی ترویج کے ساتھ ساتھ نور ٹی وی پر پروگرام ''انوار شریعت'' کی میزبانی کا سلسلہ تا حال جاری وساری ہے۔ الحمدللہ مرشد کریم نے نوازا بھی تو کیسا نوازا؟ کرم نوازیوں کی انتہا،محبتوں اور الفتوں کا کمال، خیرات لازاوال اس عاشق صادق کو عطا ہوئی کہ وطن خداداد پاکستان ہو یا دیار غیر، دنیا کے کسی کونے میں بھی ہوں ہر جگہ اپنے مرشد والے رنگ میں رنگے دوسروں کو رنگتے نظر آتے ہیں اور یہ پیغام دیتے نظر آتے ہیں کہ

؎ میرے لئی کافی اے سہارا میرے پیر دا

اپنے والد گرامی کی دیرینہ خواہش پر 2002ء میں مظفرآباد اور ایبٹ آباد کے سنگم پر ایک خوبصورت درسگاہ دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ کی بنیاد رکھی جو کہ اب صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کی صورت میں ایک تنظیم وتحریک بن چکی ہے۔

اپنے شیخ کامل کے زیر سایہ خدمت دین اور ریاضت ومجاہدہ میں 33 سال تک مصروف عمل رہے تو آپ کے والد گرامی قبلہ استاد جیؒ کی دس سالہ قبل پیشن گوئی حقیقت کا روپ دھارتے نظر آئی اور 24 اپریل 2013ء بروز جمعرات دربار عالیہ صدیقیہ برمنگھم میں حضور شیخ العالم نے آپ کی وفاداری، پرہیزگاری ، اور جذبہ خدمت دین وملت کو دیکھتے ہوئے کمال شفقت فرماتے ہوئے اپنی خلافت سے نوازا۔

؎ تیری نسبت نے سنوارا میرا انداز حیات
میں اگر تیرا نہ ہوتا سگِ دنیا ہوتا

علامہ خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقیؔ ہزارویؔ صاحب کو اللہ پاک نے لا تعداد صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ آپکی آواز میں جادوئی تاثیر، لہجے میں شیر کی للکار اور نثر و شاعری میں لاجواب انتخاب قابل ستائش ہے۔ آپکی تحریر کردہ کتب ''آواز ایمان''، ''جشن عید میلاد النبی ﷺ کی بہاریں''، ''ذکر''، ''اَمرِ رَبیّ'' اور خاص طور پر حمد و نعت اور منقبتوں پر مشتمل خوبصورت گلدستہ ''غزنوی جلوے'' میں مرشد کریم اور والدگرامی کی نگاہ و دعا کا خوب اثر نظر آتا ہے۔

محترم ہزارویؔ صاحب اپنی شاعری کو قبلہ حضرت صاحب کی زندہ کرامت گردانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ'' برمنگھم انگلینڈ میں 1998ء میں منعقدہ عرس پاک کی تقریب میں پہلی مرتبہ جب شرکت کی سعادت حاصل ہوئی تو اس پورے عرس پاک کی تقریب میں کوئی بھی منقبت پیش نہیں کی گئی۔میں نے دل میں شدت سے اس کمی کو محسوس کیا اور التجا کی کہ بار الٰہ! کاش مجھے اتنی ہمت عطا ہو جائے کہ میں کچھ لب کشائی کرسکوں'' شائد قبولیت کی گھڑی تھی دعا مستجاب ہوتے دیر نہ لگی تقریب کے اختتام پر واپسی میں گاڑی میں بیٹھے ذہن پہ دستک ہوئی دل نے دیار غیر کی فضاؤں میں انگڑائی لی اور بے ساختہ زباں سے نکلا ۔۔۔

؎ آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دل نشیں ہے پیر محی الدینؒ کا

آپ نے اس منقبت کے آدھے اشعار گاڑی میں دوران سفر تحریر کئے اور

باقی کلام جلد مکمل کرنے کے بعد اگلی ہی تقریب میں قبلہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مرشد کریم نے خوشی کا اظہار فرمانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے نوازا۔

؎ خوش آ گئی ہے جہاں کو قلندری میری
وگرنہ شعر میرا کیا ہے؟ شاعری کیا ہے؟

یقیناً یہ مرشد کامل کی مستجاب دعاؤں اور قبلہ والد گرامی کی پاکیزہ تمناؤں کا نتیجہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ نورالعارفین صدیقیؒ صاحب نے پاکستان میں سندھ اور پنجاب کے حالیہ دورے سے واپسی پر صاحبزادہ علامہ خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزارویؔ صاحب کی ان الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی کہ ”ہزارویؔ صاحب میں جہاں جہاں بھی گیا وہاں کے لوگ پہلے سے آپ کے لکھے ہوئے کلام پڑھ رہے تھے، یعنی جہاں جہاں نیریاں شریف کا نام گیا ہے وہاں وہاں ہزارویؔ صاحب کا کلام گیا ہے“۔ **الحمد للہ علٰی ذالک**

؎ میں تنہا کمالِ سخن کو نہ پہنچا
ہیں شعر میرے، تاثیر اُن کی

ہزارویؔ صاحب کا لباس ہمیشہ سے انتہائی صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن ان کا دماغ اور ذہن اس سے بھی زیادہ پاک اور اجلا ہے۔ آپ کا قد بلند وبالا ہے لیکن آپ کی سوچ اور بھی زیادہ اونچی ہے۔ بس اسی اجلے پن اور بلند سوچ نے باسیان وباشندگان مظفرآباد وایبٹ آباد کا بھلا کر دیا اور ترویج دین کی غرض سے مظفرآباد اور ایبٹ آباد کے گرد ونواح میں جدید پیمانے پر درس وتدریس کا ایسا جال بچھا رکھا ہے جو طلبہ و طالبات کی تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ روحانی و تربیتی ضرورتوں کی آبیاری میں مصروف ہے۔

صدیقی ایجوکشنل کمپلیکس

قوموں کی ترقی اور عروج میں ادارے ہمیشہ اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ انہی اداروں کی آغوش میں مستقبل کے معمار پرورش پاتے ہیں۔ انہی فضاؤں میں شاہین صفت بچے پرواز کرنا سیکھتے ہیں اور انہی دانش کدوں میں علم کی دولت اور اعلیٰ سیرت و کردار کی نعمت پاکر وہ دنیا کی قیادت کے اہل بنتے ہیں۔ ملتِ اسلامیہ کے عروج اور عظمت کی تاریخ ماضی میں مدینہ منورہ کی صفہ یونیورسٹی، بغداد کی جامعہ نظامیہ، قاہرہ کی جامعۃ الازہر اور قرطبہ اور غرناطہ کی عظیم دانش گاہوں میں رقم کی گئی۔

انہی درسگاہوں کا فیضان تھا کہ مسلمان صدیوں تک دنیا میں غالب اور زندہ قوت تسلیم کئے جاتے رہے۔ لیکن دور حاضر میں مغرب کا نظام تعلیم امت مسلمہ کے دلوں میں محبت رسول ﷺ نکال کر انہیں مغرب کے تابع بنانا چاہتا ہے اور عالم اسلام پر تسلط اور غلبے کا خواب شرمندہ تعبیر کرنا چاہتا ہے۔

مقام شکر ہے **صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس** کے زیر انتظام چلنے والے جملہ اداروں میں ایسے افراد تیار کئے جاتے ہیں جو نہ صرف دنیاوی چیلنجوں کا مقابلہ کرسکیں بلکہ عزم ویقیں اور ہمت واستقلال کی دولت سے مالا مال مخلصانہ جدوجہد کے ذریعے ملت اسلامیہ کو اسکے کھوئے ہوئے مقام پر دوبارہ فائز کرسکیں گے۔

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کے شعبہ جات

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کے زیرِ اہتمام مختلف تعلیمی وسماجی اور معاشرتی شعبہ جات ہیں جو کہ ہمہ وقت امت محمدی ﷺ کے فلاح اور تربیت میں مصروف عمل ہیں۔

ا۔ دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ

مظفر آباد اور ایبٹ آباد کے سنگم پر ایک عظیم علمی روحانی درسگاہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جو کہ مظفر آباد سے 12 کلو میٹر کے فاصلے پر مدینہ نگر پلہیر ضلع ایبٹ آباد میں واقع ہے۔ اس مادر علمی میں شعبہ درسِ نظامی (جس میں سے تقریباً 20 علماء کرام فارغ التحصیل کی سند حاصل کر چکے ہیں۔) شعبہ حفظ، شعبہ تجوید وقرأت کے علاوہ کمپیوٹر کورسز اور میٹرک F,A B,A کی کلاسز بھی جاری ہیں۔ اس مادر علمی میں زیرِ تعلیم تمام طلباء کو تعلیم۔ ہاسٹل۔ قیام وطعام کی تمام سہولتیں ادارے کی طرف سے بلا معاوضہ (فری) فراہم کی جاتی ہیں۔

۲۔ محی الدین صدیقیہ گرلز کالجز

شریعت محمدیہ ﷺ میں تعلیم نسواں پر خاص زور دیا گیا ہے۔ یقیناً تعلیم وتربیت کے خوبصورت سانچے میں ڈھلی ایک عورت ہی بہتر خاندان اور خوبصورت سماج کو جنم دے سکتی ہے۔ اسی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس نے محی الدین صدیقیہ گرلز کالجز کی بنیاد رکھی۔ جو کہ اپنی مثال آپ ہیں ہاسٹل کی سہولت نہ ہونے کے باعث مختلف علاقوں میں مقامی سطح پر چار(4)

گرلز کالجز کی بنیاد رکھی گئی جس میں میٹرک کے بعد 4 سالہ عالمہ فاضلہ کورس کے ساتھ ساتھ B,A, F,A اور کمپیوٹر کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

دارالقرآن (بیت العزت)

مظفر آباد اور ایبٹ آباد میں اپنی نوعیت کا یہ شاندار منصوبہ ہے۔ جہاں پر دور دراز علاقوں سے شہید قرآن پاک اور دیگر مقدس اوراق کو جمع کرنے یہ منصوبہ قبلہ استاد جیؒ کی ایک خواہش اور کاوش تھی جو کہ آج ایک تحریک بن چکی ہے اور الحمدللہ اس وقت تک تقریباً 30 ٹن سے زائد اوراق کو اس میں محفوظ کیا جاچکا ہے۔

روحانی محافل کا باقاعدہ انعقاد

الحمد للہ صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس دلوں میں حبِ الٰہی اور محبت رسول ﷺ کی شمع کو فروزاں کرنے کے لئے دور دراز علاقوں میں مذہبی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ بالخصوص میلاد شریف، محرم الحرام، معراج النبی ﷺ اور گیارہویں شریف کے موقع پر خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے اس کے علاوہ اردو میں درسِ قرآن اور ختم خواجگان کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

صدیقیہ ویلفیئر ٹرسٹ

صدیقیہ ویلفیئر ٹرسٹ ایسا شعبہ ہے۔ جو پورے کمپلیکس پر اور اس کے جملہ منصوبہ جات پر آنے والے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ درجہ بالا شعبہ جات میں اساتذہ اور طلبہ کے لئے جملہ سہولتیں، تنخواہیں اور جملہ قیام وطعام اس شعبہ کے ذمہ ہیں، غیر سرکاری اداروں میں بھی مستحق طلبہ کی ماہانہ اور سالانہ بنیادوں پر امداد،

غریب نادار اور بیوگان سے مالی معاونت اور اسی کے ساتھ قدرتی طور پر پیش آنے والی آسمانی وزمینی آفات وبلیات اور حادثات میں عوام الناس کی امداد اسی ویلفیئر کا طرۂ امتیاز ہے۔

اجتماعی قربانیاں

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کے تحت ہر سال عید الاضحیٰ کے مقدس موقع پر سنت ابراھیمی کو زندہ کرنے کے لئے اجتماعی قربانیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔جس کے ذریعے دور دراز دیہی علاقوں میں اور بالخصوص ان گھرانوں تک گوشت کو پہنچایا جاتا ہے جو عرصہ تک اس نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔

آئندہ کے منصوبہ جات

1۔ دارالعلوم میں زیرِتعلیم طلباء کے لئے ایک وسیع ہاسٹل کا قیام۔

2۔ دارالعلوم کے احاطے میں جامع مسجد کا قیام۔

3۔ دارالعلوم کے احاطہ میں وسیع لائبریری کا اہتمام۔

4۔ محی الدین غوثیہ گرلز کالج کے لئے وسیع باپردہ ہاسٹل کا اہتمام۔

5۔ مستحق ونادار مریضوں کے لئے فری میڈیکل کیمپ اور ایمبولینس سروس کا اہتمام۔

6۔ دور دراز علاقوں میں مزید تعلیمی شاخوں کا اہتمام۔